گلدستہ صدیقیہ

(حمد، نعت و مناقب)

شاعر: خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی

go dar ul uloom.JPG ne

ناشر: صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس مدینہ نگر پلہیر نزد مصطفیٰ آباد راڑہ مظفر آباد، آزاد کشمیر

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: گلدستہ صدیقیہ

شاعر: خلیفہ محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی

معاونت: محمد خلیق عامر

نظر ثانی محمد یاسر عباسی

زیر اہتمام: صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس

ڈیزائننگ: محمد یامین مصطفوی

بار اوّل: فروری 2022ء

قیمت:

.... رابطہ ....

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس، مدینہ نگر پلہیر ایبٹ آباد

دربار نقشبندیہ پٹن خورد ایبٹ آباد

موبائل: 0300-9112950, 0300-4107096

اِنتسابِ جمیل

یہ کاوش پیر طریقت، پیکرِ اِخلاص و محبت، عالم ربّانی، فناء فی الرسول a حضرت مولانا پیر عبدالغفور نقشبندی المعروف اُستاد جی قدس سرہ السّامی بانی دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ، خلیفہ مجاز حضرت سرکار موہڑویؒ کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے جنہوں نے پوری زندگی نامساعد حالات کے باوجود دینی، مسلکی، سماجی و روحانی خدمات کا نورانی سلسلہ جاری رکھا۔

gar ul uloom.JPG

خدا رحمت کُند پاک طینت را

خاکپائے سرکارِ نیرویؒ

خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی

اظہارِ حقیقت

نَحمده و نُصلّی و نُسلّم علیٰ رسوله الکریم a و صلّ علیٰ آله و أصحابه أجمعین الیٰ یوم الدّین.

سرورِ عالم، نورِ مجسّم، تاجدارِ عرب وعجم حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ a کی ذات ستودہ صفات سے والہانہ عشق ومحبت اور اَدب وعقیدت کے ساتھ رشتہ غلامی قائم رکھنا ہمیشہ سے مسلمانوں کے لیے جزو ایمان رہا ہے اور جذبہ حُبِّ نبی a سے سرشار ہوکر آپ a کی اتبّاع، اطاعت اور آپ a کے کردار و سیرت کو اپنانے کا سلسلہ بھی ہمیشہ اہل محبت کے ہاں جاری رہا۔ عشق وعقیدت کے عنوان کے سائے میں اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ کے اختیار کرنے کو وہ قرب ومعرفت الٰہیہ کے لیے ذریعے ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ قرآن وسنت کی روح بھی یہی ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ، سلف صالحینؒ اور علمائے ربّانیین کے ہاں درجات ومراتب کا معیار بھی محبت رسول a ہی رہا ہے۔

تاریخ اسلام اور کتب سیرت کا اَدنیٰ طالب علم بھی روزِ روشن کی طرح جانتا ہے کہ ذاتِ نبوی a سے قلبی اور روحی تعلق رکھنے والے نفوس قدسیہ اپنے محبوب کریم a سے محبت وعقیدت کا اظہار مختلف انداز میں کرتے رہتے ہیں۔ صلاۃ وسلام کی کثرت، انعقادِ محفل میلاد، نعت وقصائد، مدحت ومناقب کے معمولات مبارکہ سے امت مسلمہ کی صفیں گونجتی رہیں اور اب بھی گونج رہی ہیں۔ ماضی وحال کے صاحبانِ علم ودانش عشاقانِ جمال حبیب کریم a کی جو چیز قدرِ مشترک ہے وہ جذبہ حُبّ رسول a ہی ہے جس کی بدولت شرقی وغربی، عربی وعجمی، رومی وشامی، گورے اور کالے، شاہ وگدا سب مدحت سرا تاجدارِ ختم نبوت a ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب علیہ السّلام کے ہاں قرب ووصال کی منزلیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بارگاہِ خیر الانام a میں بیٹھنے والوں میں نعت خوانانِ ذی شان کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے اور پھر عالم اسلام کے انتہائی برگزیدہ اور چنیدہ نفوس قدسیہ آفتاب و ماہتاب کی طرح جن کے وجود چمکتے ہیں وہ بھی نعت گوئی اور مدح سرائی کی وجہ سے بڑے بلند اور اَرفع مقام پہ فائز ہوئے۔ محبت کا یہ انداز اشعار والفاظ کے رُوپ میں عربی، فارسی، اُردو بلکہ دنیا کی تقریباً ہر وہ زبان جسے صاحبانِ ایمان بولتے اور لکھتے ہیں اُس میں نعتیہ کلام بھی موجود ہیں اور نعت خواں بھی موجود ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

کا عملی مظاہرہ کائنات کی وسعتوں میں ہمیشہ جاری رہتا ہے اور رہے گا۔ چنانچہ حضرت ابو طالبؓ اور حضرت حسّان بن ثابتؓ سے لے کر آج تک لاکھوں قصائد و نعتیہ کلام فصاحت و بلاغت سے بھرپور اور نورٌ علیٰ نور بن کر کتب کی زینت بنے ہوئے ہیں، جن میں صاحب حسن و جمال ، بے مثل و بے مثال، سید المحبوبین a کے فضائل و خصائل، محاسن و شان کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ہر ایک نے خداداد بساط کے مطابق قصائد اور عریضے پیش کرنے کے بعد اعترافِ عجز میں ہی نجات سمجھی۔

dar ul uloom JPG

بہرحال نعت گوئی میں مہارت، اخلاص و ادب کے نور سے روشن دل و دماغ رکھنے والے عشق و عقیدت میں معراج پانے والے پاکانِ امت کے کلام بھی کلاموں کے امام کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ اُن پیکرانِ اخلاص وعشق کی سعی جمیلہ وسیلہ بن کر بارگاہِ نبوی a میں قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہے جس کا منہ بولتا ثبوت یہ بھی ہے کہ انہیں قبولیتِ عامہ نصیب ہے اور ہر خاص و عام کی زبان پہ اُن کا کلام جاری ہے۔ مجالس صوفیاء وعلماء اُن کے کلاموں سے گونج رہی ہیں۔ سبحان اللہ۔۔۔ ما شاء اللہ

قصیدہ بُردہ شریف والے خواب میں اپنا کلام سنا کر بارگاہِ رسالت مآب a سے انعام میں چادر اور جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء حاصل کر چکے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ صدیوں سے مقبولین ومحبوبین نے اوراد و وظائف میں بھی اسے شامل کر رکھا ہے۔ شاید ہی دنیائے اسلام میں کوئی ایسا پروانہ شمع مصطفوی a ہو جو امام بوصیری علیہ الرحمہ کے کلام ذی شان سے زبان کو معطّر نہ کر چکا ہو۔ لاکھوں لوگ قصیدہ بردہ شریف کی تلاوت سے دیدارِ رسول پاک a سے مشرّف ہو چکے ہیں۔

حضرت شیخ سعدیؒ کی رباعی:

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِه

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِه

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِه

حضرت شیخؒ کئی دن کوشش بسیار کے باوجود اس رباعی کا چوتھا مصرع نہ لکھ سکے۔ یہاں تک کہ قسمت جاگ گئی۔ سرکارِ دو جہاں a خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: سعدی! سناؤ، حضرت سعدیؒ تین مصرعے سنا کر خاموش ہو گئے۔ سرکارِ دو جہاں a فرماتے ہیں: یہ کیوں نہیں کہہ دیتے:

صَلُّوا عَلَیهِ وَآلِه

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں محدّث بریلی، حضور شیخ العالم خواجہ سیدنا پیر علاؤالدین نقشبندیؒ، چشتی، قادری جن کے کلام بارگاہ رسالت مآب a میں ایسے قبول ہوئے کہ دیدار سے بھی مشرف کر دیئے گئے۔ جن کا شمار صاحب حضور و سرور اولیاء میں ہوتا ہے بلکہ اُن باخدا اور عاشقین مصطفیٰ a کی نسبت ان کے کلاموں کی برکت سے بے شمار لوگوں کی بگڑی بن رہی ہے۔ قسمت سنور رہی ہے اور منزلِ قرب نصیب ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار اور جیّد شخصیات ہیں جو ثناء خوانی کرتے کرتے بارگاہِ تاجدارِ ختم نبوت a کے حضوری ہو گئے۔

قارئین ذی وقار! نعت پڑھنا اور لکھنا اخلاص کے ساتھ نصیب ہو جائے یہ عبادت بھی ہے اور سعادت بھی اور محبت و ادب سے سننا نصیب ہو تو یہ سیدالمحبوبین علیہ السلام، آپ a کے اصحاب و اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک خواص وعوام میں یہ قبولیت والا عمل جاری و ساری ہے۔ نعت شریف سے اجڑے دل بھی آباد ہوتے ہیں۔ جن گھروں میں سلسلہ ذکر و نعت کا شغل جاری رہتا ہے وہاں خصوصی سکون و برکت قائم رہتی ہے۔ وہاں پلنے والی اولاد کو عشق رسول a کی دولت گھٹی میں دے دی جاتی ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار کو ایسے ہی علمی و روحانی خاندان سے تعلق نصیب ہے جس میں ذکرِ الٰہی، دینی خدمت اور عشق نبی a وراثت میں منتقل ہو رہا ہے۔ والد گرامیؒ عالم ربّانی، فناء فی الرسول a، صوفی با صفاء حضرت مولانا پیر عبدالغفور نقشبندیؒ (خلیفہ مجاز سرکار موہڑویؒ) عبادت و ریاضت، وِرد و وظائف اور دُرود و سلام کی کثرت، محافل میلاد، گیارہویں شریف اور محرم الحرام کے پروگرام کے انعقاد کا خاص ذوق رکھتے تھے۔ سفید پوشی کے باوجود آمدن سے بڑھ کر راہِ خدا میں سخاوت کرنا آپؒ کا مزاج تھا۔ سال بھر کی آمدن کا اچھا خاصا حصہ ترویج و تبلیغ دین پر خرچ کرتے۔ اس کے علاوہ دُور دراز علاقوں میں سالانہ محافل میلاد منعقد کرتے۔ مستحق طلباء کی مدد کرتے تاکہ وہ تعلیم جاری رکھ سکیں۔

گھر کے ماحول میں ذکر و دُرود و سلام کا غلبہ رہتا۔ ختم خواجگان شریف، ختم غوثیہ اور نعت خوانی کے سلسلے بھی جاری رہتے۔ ہوش سنبھالتے ہی نعت خوانی شروع کرا دی گئی۔ بڑی اچھی طرح یاد ہے چونکہ والد گرامیؒ سونے سے پہلے نعت شریف سننے کی عادت رکھتے تھے۔ قدم دبانے کے ساتھ نعت شریف پڑھنا بھی ضروری ہوا کرتا تھا۔

☆چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
☆سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی a

سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی a

☆یا خدا التجا ہے یہ میری عشق اَحمد a میں یُوں موت آئے

جان نکلے قدموں میں اُن a کے اور وہیں مجھ کو دفنایا جائے

اس کے علاوہ مناقب اہل بیت اطہار وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اورحضور غوث پاکؒ بچپنے سے ہی یاد ہیں۔عمر کے بڑھتے ہی مقامی نعت خوانوں کے ساتھ میں بھی شامل ہو گیا۔ دُور دیہاتی علاقوں کے پروگراموں میں بھیجا جاتا اور کبھی کبھار قبلہ والد گرامیؒ ساتھ بھی لے جاتے تھے۔ اس طرح نعت شریف کے ساتھ لگن گھٹی کے طور پہ نصیب ہوئی۔ یہی وجہ تھی کہ دورِ طالب علمی میں بھیرہ شریف میں ایک نعتیہ مقابلہ بین المدارس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے پر مجھے ''کلیاتِ اقبال،، کے انعام سے نوازا گیا۔

الحمد للہ آپؒ کی دعاؤں سے زندگی ثناء خوانیءِ سرکار a میں بسر ہو رہی ہے اور جب آپؒ نے بیعت کے شرف کے لیے اِذنِ استخارہ فرمایا تو اُس وقت فیصل آباد رمضان المبارک میں مدرسہ کی ایک مسجد میں ہی سونے کی سعادت مل رہی تھی کہ خواب میں حضور شیخ العالم سیدنا پیر علاؤ الدین صدیقیؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ پھر مجھے حکم فرمایا اب دیر نہ کرو بیعت کا شرف حاصل کرو۔ یہ والد گرامیؒ کی وہ دُعائے نیم شبی کی برکت ہے کہ مجھے مولا تعالیٰ نے حضور پیر صدیقیؒ جیسا لجپال مرشد عطا فرمایا۔ بس پھر کیا تھا کہ مرشد گرامیؒ نے دامن نسبت میں لے لیا۔ اب اُن کی بارگاہ میں بیٹھ کر نعت خوانی کی سعادتیں نصیب ہونے لگیں۔ آپؒ اکثر محفل میں سب سے آخر میں اشارہ فرماتے کہ کچھ آپ بھی حاضری لگوائیں۔ کرم نوازیوں پہ صدقے!

یہاں تک کہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۸ء میں پیٹر برہ میں ایک مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں قبلہ حضرت صاحبؒ نے انتخاب فرمایا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اُس مسجد کا نام فیضان مدینہ ہے جو آج ایک عظیم الشان خوبصورت مرکزِ اسلام ہے جو دیارِ غیر میں خیر تقسیم کرنے میں مصروف ہے۔ اُسی سال غالباً مئی میں برمنگھم آستانہ عالیہ پر خواجہ خواجگان حضور قبلہ عالم سیدنا خواجہ غلام محی الدّین غزنویؒ اور پیر ثانی لاثانیؒ کا عرس منعقد ہوا جس میں ایک چیز کی کمی مجھے بڑی محسوس ہوئی کہ وہاں مقررین حضرات سابقہ دور کے اولیاءؒ، صلحاءؒ کی تو کرامات و خدمات بیان کرتے رہے لیکن دورِ حاضر کے اولیائے کاملین کا تذکرہ نہیں ہوا۔ البتہ اس کا ازالہ تو میں نے اپنی ٹوٹی پھوٹی تقریر میں کر دیا اور توجہ دلائی کہ خدارا جو موجود ہیں اُن کی خدمات و کرامات کو کیوں بیان نہیں کیا جاتا اور پورے عرس شریف کی محفل میں کوئی منقبت بھی نہیں پڑھی گئی۔

جب مرشد کریمؒ دُعا فرما رہے تھے تو میں نے آپؒ کے ہی وسیلے سے عرض کیا اگر یہ استطاعت خاکسار کو مل جائے تو مولا تیرے خزانے میں کچھ کمی نہیں ہے۔ یقیناً وہ قبولیت کا وقت تھا۔ رات جب واپس پیٹر برہ کی طرف روانہ ہوئے تو زبان پہ خود ہی کلام جاری ہو گیا:

آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دلنشیں ہے پیر محی الدینؒ کا

قطب عالمؒ شیخ کامل نائب غوث الوریٰ
چرچا یوں روئے زمیں ہے پیر محی الدینؒ کا

آفتابِ علم و حکمت اور لا ثانی ولی
جانشیں علاؤالدیںؒ ہے پیر محی الدینؒ کا

بالیقیں سالکؔ ہے تُو اِک دن نوازا جائے گا
فیض جاری بالیقیں ہے پیر محی الدینؒ کا

dar ul uloom.JPG

یوں دوسرے ہی دن محفل میں مرشد گرامیؒ کی خدمت میں سنا دیا گیا۔ دورانِ کلام بار بار نظرِ کرم میری طرف اٹھاتے رہے۔ اختتام پہ خاص دعائیں عطا فرمائیں۔ یوں یہ نعمت آپ کی دُعا و نگاہ سے نصیب ہوئی۔ پھر تو تقریباً ۵۶ مناقب و نعت آپ کی محفل میں سنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ کلام اَمر ہو گئے۔ اسی طرح سن ۲۰۰۵ء میں مدینۃ المنورہ حاضری کے دوران ایک ڈائری خریدی اُس میں حمد، نعت، مناقب جو کلام بھی عطا ہوتے ہیں لکھ دیتا ہوں۔ اس طرح ساتھ ساتھ مختلف کتابوں میں اُن کو شائع کرنے کا اہتمام بھی ہوتا رہا۔ عرس کے مواقع پر تقسیم ہونے کے سلسلے بھی جاری رہے۔

نہایت مخلص ساتھی اور پیر بھائی جناب ضیاء الحق قریشی صاحب جو کہ قبلہ حضرت صاحبؒ کی ظاہری حیات سے ہمارے میڈیا انچارج بھی ہیں نے خواہش ظاہر کی کہ حمد و نعت اور چند مناقب پہ مشتمل ایک الگ کتاب کا اہتمام کرنا چاہیے۔ تو اب بفضلہٖ تعالیٰ کتاب ''گلدستہ صدیقہ،، آپ کے پاس موجود ہے۔

اس میں جو صحیح ہے، اچھا ہے وہ سب مرشدین کاملینؒ کی دعاؤں اور نگاہوں سے ہے اور اس میں جو کمی کوتاہی ہے وہ سب میری طرف سے ہے۔ مجھے اپنی نالائقی کا پوری طرح احساس ہے۔ اس لیے جہاں آپ کوئی غلطی کوتاہی دیکھیں تو براہِ مہربانی آگاہ فرمائیں تا کہ اسے دُرست کیا جا سکے۔

انگلینڈ میں کوئی مناسب شخصیت بھی نہیں ملی جس سے اس سلسلے میں کوئی رہنمائی لی جا سکے البتہ چند مقامات پہ خود سیدی حضور شیخ العالمؒ نے تصحیح فرمائی۔ ایک مرتبہ قبلہ والد گرامیؒ کی خدمت میں اپنی لکھی ہوئی نعت شریف سنائی تو فرمانے لگے نعت لکھنا جاری رکھیں۔ میں نے عرض کیا: یہاں کوئی ایسا آدمی میسّر نہیں جس سے ہدایات لی جائیں۔ فرمانے لگے: آپ کو کوئی ضرورت نہیں آپ جو لکھیں اُسے بار بار پڑھا کریں خود تصحیح ہو جائے

گی۔ واللہ! ایسا ہی ہوتا ہے اور ہو رہا ہے۔

ایک مرتبہ راولپنڈی آستانہ عالیہ میں کراچی سے تعلق رکھنے والے عالم دین جو غالباً شاعر بھی تھے کہنے لگے آپ کا کلام وزن پہ پورا نہیں ہوتا۔ میں نے گزارش کی: میں فنِ شاعری سے بالکل نا آشنا ہوں، نہ ہی کوئی علمی فقاہت و وجاہت رکھتا ہوں اور نہ ہی فصاحت و بلاغت اور حروف و الفاظ کے توڑ جوڑ کی خاص مہارت۔ اسی لیے کلام میں علمی و اَدبی کوئی زور دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ اس میں عجز و زاری ضرور موجود ہے۔ اس لیے جس بارگاہ میں چاہتا تھا اُس کا کوئی وقعت و وزن بنے۔ الحمد للہ مالکوں نے قبول فرمایا ہوا ہے۔

go dar ul uloom.JPG

بہت سارے حمدیہ اور نعتیہ کلام حرمین طیبین میں لکھے گئے۔ بعض لکھے تو برطانیہ میں گئے لیکن مدینہ طیبہ گنبدِ خضریٰ کے سائے میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی گئی اور مناقب بھی مقامات ذوات مقدسہ کے پاس پڑھے گئے ہیں۔ اب ان شاء اللہ تعالیٰ آپ بھی پڑھیں گے تو آپ کے ذریعے بھی مجھ عصیاں شعار کو برکت و سعادت نصیب ہوتی رہے گی۔ حضور شیخ العالم سیدیؒ کی بارگاہ میں جو نعت شریف ظاہری حیات کے آخر میں سنانا نصیب ہوئی وہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنتؒ کے کلام

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

سے حصولِ برکت کے لیے جو لکھا گیا یہ میرا وہ آخری کلام تھا جو بارگاہِ مرشدؒ میں پڑھا گیا۔

اندھیرے میں چمکے وہ غاروں میں چمکے
نبی مصطفیٰ a تاجداروں میں چمکے
مرشدؒ جو دیکھے تو سالکؔ یوں بولے
قسم رب کی اب بھی وہ پیاروں میں چمکے

اسی طرح حضور قبلہ والد گرامی استاد جیؒ کی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں فون پہ ایک کلام سنایا چونکہ آپ اُن دنوں شارجہ میں بھائیوں کے پاس تشریف فرما تھے مجھے فرمانے لگے: گاؤں میں سالانہ محفل میلاد شریف کا انعقاد کرنے جا رہا ہوں، دارالعلوم میں بھی بچوں کے کمروں کی سجاوٹ پہ انعامات دینے ہیں خدمت پیش کرو۔ تو میں نے عرض کیا: آپ کے وہاں تشریف لے جانے سے پہلے ان شاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ فرمانے لگے: نعت شریف سناؤ۔ فون پہ ہی جو نعت شریف اُن کی زندگی کے آخری ایّام میں سنائی وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا a نے عزت بچا لی

اُسی سفر کے اختتام پر دارالعلوم کے بچوں میں محفل میلاد کے دوران ادارہ میں ہی قصیدہ بردہ شریف کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ یوں باآوازِ بلند کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اور یہ جملہ کہتے ہوئے کہ ''یا رسول اللہ a! قبول فرما لیں،، یہ عاشق صادق بارگاہ خدا تعالیٰ و مصطفیٰ a میں حاضر ہو گیا۔ آپؒ کی دینی خدمات اور روحانی فیضان کے سلسلے ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہیں گے۔ حضور شیخ العالمؒ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے آپؒ کے مزار اقدس کی تعمیر کا حکم دیتے ہوئے لمبائی چوڑائی اور اونچائی کی حد بھی بتائی اور فرمایا: اس مردِ درویش نے زندگی میں اپنا آپ چھپائے رکھا اب دیکھنا فیضان کس طرح جاری ہوتا ہے۔ گلدستہ صدیقیہ اُس باخدا، عاشق رسول خدا a سے انتساب کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

dar ul uloom.JPG

تقریضات، پروف ریڈنگ و دیگر لوازمات میں مدد کرنے والوں کے لیے دعا گو ہوں اللہ رب العزت اُنہیں دارین کی عظمتیں عطا فرمائے۔ اوّلاً سپاس گزار ہوں خوشبوئے حضور شیخ العالمؒ حضرت پیر ڈاکٹر محمد سلطان العارفین صدیقی زید مجدہ کا کہ آپ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے تقریظ کے لیے کلمات تحریر فرمائے۔ ثانیاً ہدیہ تشکّر پیش کرتا ہوں برادر مکّرم علامہ محمد فاروق ہاشمی صاحب اور برادرم علامہ ڈاکٹر محمد نعیم الدّین الازہری صاحب کے حضور جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے کتاب ہذا کو زینت بخشی۔ اللہ رب العزت جملہ احباب کے شرف و منزلت کو دوام عطا فرمائے۔

آمین بحق طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم

(خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی)

انگلینڈ

تقریظ

خوشبوئے حضور شیخ العالمؒ حضرت پیر ڈاکٹر محمد سلطان العارفین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

go dar ul uloom.JPG

(سجادہ نشین دربارِ عالیہ نیریاں شریف)

خیالات کی حدود وسیع و عریض ہوتی ہیں۔ خیال جب سفر کا آغاز کرتا ہے کچھ نا کچھ لے کے ہی پلٹتا ہے۔ خیال اچھا ہو پرواز بھی اچھی ہوتی ہے۔ اُس کے لیے تقاضے، مُتطَلَّبَات اُسی نوعیت کے مقصود ہوں تو یہ رہنمائی بھی کرتے ہیں اور پشت پناہی بھی کرتے ہیں۔ ایمان کے اُجالوں میں نسبتِ رسول a کے احاطے میں یہ خیالات، احساسات اور وجدانات بارگاہِ اُلوہیت سے فیض یاب ہوتے ہیں اور انہیں جب نظم ملتا ہے تو اُسے حمد کہا جاتا ہے اور یہی وجدانات و خیالات اگر بارگاہِ رسول a سے فیض یاب ہو کر شاعر کے شعور کو نور بخشیں تو نعت کہلاتے ہیں۔ اِسی ترتیب سے بزرگانِ دین، سلف صالحین یعنی صحابہ و اہل بیت اطہار علیہم الرضوان، علماء و اولیاء کی خدمت اقدس میں محبتوں کی سوغات پیش کرنی ہو تو اسے منقبت کہتے ہیں۔

علامہ صاحبزادہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب منبر ومحراب ہونے کے ساتھ ساتھ زبردست اہل قلم بھی ہیں۔ اپنے خیالات کو بالترتیب مذکورہ بالا صورتوں پر قربان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ حضور شیخ العالم رحمہ اللہ سے نسبت باطنی کے ساتھ ساتھ اجازت و اِذن سے بھی مرتبہ یاب ہوئے ہیں۔

نبی کریم a کی نعت لکھنا اتنا آسان کام نہیں بلکہ نعت کے لوازمات میں ادب و احترام کے بہت سے پہلو ہیں جن کا تعلق موزوں زبان و بیان، انتخاب الفاظ، تشبیہ و استعارہ اور اندازِ تخاطب سے ہے۔ نعت کی مجموعی فضا کو ادب و احترام کے ان جذبات عالیہ سے سرشار ہونا چاہیے جن کی نعت متقاضی ہے۔ دراصل نعت ہے ہی شانِ رسالت مآب a کا ادب و احترام۔ یہ ایسا نقطۂ نُور ہے جہاں سے صنفِ نعت کے جملہ لوازمات کی شعاعیں پھوٹتی ہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جا بجا بارگاہ نبوت a کے ادب و احترام کا تذکرہ فرمایا۔ سورۃ الحجرات کی ابتدا میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo

() الحجرات، ۱/۴۹

اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (a) سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول a کی بے ادبی نہ ہوجائے)، بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہےo

اس آیت طیبہ میں بارگاہ رسالت مآب a کے آداب کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ گفتگو کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں وہاں شرفِ باریابی نصیب ہو اور ہمکلامی کی سعادت سے بہرہ ور ہو تو یہ خیال رہے کہ تمہاری آواز میرے محبوب کی آواز سے بلند نہ ہونے پائے، جب حاضر ہو تو ادب و احترام کی تصویر بن کر حاضری دو۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا عمر فاروقؓ نے آہستہ آہستہ کلام کرنے کو اپنا معمول بنا لیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ a! مجھے اُس ذات کی قسم جس نے آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا میں تا دمِ واپسیں حضور a سے آہستہ آہستہ بات کروں گا۔ جب کوئی وفد حضور a سے ملاقات کے لیے مدینہ طیبہ پہنچتا تو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اُن کی طرف ایک خاص آدمی بھیجتے جو اُنہیں حاضری کے آداب بتاتا اور ہر طرح ادب و احترام ملحوظ رکھنے کی تلقین کرتا:

كان أبو بكر رضى الله عنه اذا قدم على النبى وفد أرسل اليهم من يعلمهم كيف يسلمون و يأمرهم بالسكينة و الوقار عند رسول الله a.

() زيلعى، تخريج الأحاديث والآثار، ۳۲۶/۳

لہٰذا نعت کے اپنے اُصول وضوابط اور قیود و حدود ہیں، نہ کم نہ زیادہ۔ اس کا لحاظ ہر معیار کو قائم رکھتا ہے وگرنہ مینار بھی کنواں نظر آتا ہے۔ اہل سنت و جماعت وہ جماعت ہے جس نے معیارِ نعت کو بحسن و خوبی بتقاضائے قرآن و سنت اُس بلندی پر قائم رکھا ہے۔ اہل سنت کے معیار پر منقبت چاہے صحابہ کرامؓ کی ہو یا اہل بیت اطہارؓ کی جس میں نہ افراط نہ تفریط بلکہ بارگاہِ رسالت مآب a تک بطورِ جسر (پُل) عظیم پیش کیا جاتا ہے۔

آج کل کے نعت گو و نعت خواں اور نقیبانِ محفل جلبِ زَر کے لیے اور ذاتی منفعت کے لیے آخرت کے مقابلے میں دنیا کا سودا کر کے اہل سنت کو تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ لہٰذا علمائے حق اہل سنت کی شرعی اور روحانی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہر وہ کلام جو خدا کے مقابل نعت میں پیش کیا جائے یا رسول اللہ a کے مقابل منقبت اہل بیتؓ کی شکل میں پیش کیا جائے یا دیگر بزرگانِ دین کو افراط و تفریط کی صورت میں پیش کیا جائے اُس کے پڑھنے پڑھانے پر براہِ راست محفل میں پابندی لگا دی جائے تا کہ عقائد اہل سنت کے چودہ سو سالہ دور سے قائم ستونوں پر گرد بھی نہ بیٹھنے پائے۔ وہ آئینہ حق نما اپنی تابانی میں بدستور قائم رہے۔

محافل میں پڑھی جانے والی نعت اور مناقب پہلے سٹیج پر موجود علماء و مشائخ پر پیش کی جائے اگر وہ اُس کی توثیق قرآن و سنت کی روشنی میں کر دیں تو اُس کو پیش کرنے کی اجازت ہو ورنہ نہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے اور کلام میں غیر شرعی اور غیر حقیقی مواد پیش کیا جائے تو علماء کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اُس کو رَد کر دیں۔ رِفض اور خُروج نے بہت حقائق و دقائق اور عقائد کو مسخ کرنے کی منہ زور تحریک چلائی ہے جس کے سامنے سدِّ سکندری باندھنا اب فرض عین ہو چکا ہے۔

میں تمام نعت گو شعراء کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدّد دین و ملّت، محسنِ اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ کے کلام کی زمین کو اختیار کریں اور حضرت حسان بن ثابتؓ کی فکر کو اپنا مقتداء بنائیں۔ پختہ فکر، شریعت وطریقت کے عامل و کامل شخصیت کی تربیت سے شب دیجور کو صبح نور میں بدلا جا سکتا ہے۔

اللہ رب العزت نبی دو عالم a کی رحمتوں کے طفیل علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب کی اس مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول اور مخلوق میں مقبول فرمائے۔

آمین

تقریظ

علاّمہ ڈاکٹر محمد نعیم الدین الازہری

(ترجمان وخطیب دربار عالیہ امیر السالکین بھیرہ شریف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصّلاة والسّلام علٰی سيّد الأنبياء والمرسلين وعلٰی آله وأصحابه وعترته أجمعين.

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے گزشتہ روز ''گلدستہ صدیقیہ،، کا وہ مسوّدہ پڑھنے کا اتفاق ہوا جو برادرِ گرامی قدر علامہ محمد خلیق عامر نے مظفرآباد سے بھجوایا۔ یہ خوبصورت ہدیہ عقیدت حضور نبی کریم a کی بارگاہ میں محترم المقام عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل حضرت علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب زید مجدہ (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ نیریاں شریف) نے مرتّب کیا ہے اور اِس میں اپنے ذوق اور شوق کا اظہار کرتے ہوئے اُنہوں نے بڑے ہی خوبصورت پیرائے میں حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول a کے بہت سارے خوبصورت کلام، منقبت اور بزرگانِ دین کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کے ساتھ ساتھ دیگر کئی ایک موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور بڑے ہی سادہ اور بلیغ انداز میں اپنی محبتوں کا اظہار کیا ہے۔

حضور تاجدارِ کائنات a کی نعت کہنا اور سرکار a کی بارگاہ میں نعت کے توسّل سے حاضری لگوانا بڑا ذمہ داری والا اور حسّاس عمل ہے۔ کیونکہ نعت رسول مقبول a لکھنے سے پہلے اُس کے آداب سے آگاہی ضروری ہے اور نعت لکھتے ہوئے بارگاہِ اُلوہیت کے آداب کا خیال رکھنا اور سرکارِ دو عالم a کی بارگاہ کے تقدّس کو ملحوظِ خاطر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ کچھ لوگ نعت اور منقبت لکھتے ہوئے جادۂ مستقیم سے ہٹ جاتے ہیں اور ایسی بہت سی باتیں کر دیتے ہیں جس سے عقیدے پہ زَد پڑتی ہے اور اِن دِنوں ایسے اَفراد کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جو چند لوگوں کو خوش کرنے کے لیے خاص مقاصد کے تحت شاعری کرتے ہیں اور مسلک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا نعت لکھنے کے لیے دین کا عالم ہونا اور آدابِ شریعت وطریقت سے آگاہ ہونا بہت ضروری ہے۔

علامہ محترم المقام خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب زید مجدہ کو اللہ رب العزت نے یہ ساری صفات عطا فرمائی ہیں۔ آپ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل مستند عالم دین ہیں اور حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اُنہیں شرفِ تلمّذ حاصل ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ نیریاں شریف کے روحانی فیضان سے حظِ وَافر سمیٹنے کا اللہ رب العزت نے اُنہیں موقع عطا فرمایا ہے اور حضور شیخ العالم حضرت خواجہ پیر علاؤالدین

صدیقیؒ کے ساتھ صحبت و ملاقات کا ایک طویل شرف اُنہیں نصیب رہا اور اسی کی بدولت اُنہوں نے دُروس مثنوی میں بیٹھ کر اپنے شیخ سے تصوف و روحانیت کی گفتگو سن کر اُسے مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کرنے کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔ اِس اعتبار سے آپ شریعت وطریقت کے آداب سے آگاہ بھی ہیں، عالم دین بھی ہیں اور خدمت دین متین کے میدان میں بھی بہترین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان اور آزادکشمیر کے بعض مقامات پر اُن کی سرپرستی میں دینی اِدارے بھی بہترین اَنداز میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ اِن تمام خدمات کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے سلسلہ شعر وسخن کا آغاز بھی کر رکھا ہے اور ایک طویل عرصے سے حضور a کی نعت لکھنا اور پھر اُسے خوبصورت اَنداز میں پیش کرنا اُن کا ایک خاصہ اور امتیازی وصف ہے۔

dar ul uloom.JPG

زیرِ نظر کتاب ''گلدستہ صدیقیہ،، میں اُنہوں نے مختلف بڑے بڑے شعراء کی زمین اور اُن کے پیرائے میں بہت سارے کلام مرتّب کیے ہیں، جن میں اکثر مشہور ایسے کلام بھی شامل ہیں کہ جن کو آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے اور اُن کو سُر اور لَے میں پڑھنا بہت آسان ہے۔ میں نے یہ دیکھا کہ خلیفہ محمد نواز صدیقی صاحب نے اِس کتاب میں ایسے سادہ اور دلنشین کلام لکھے ہیں جن کو مختلف محافل اور مختلف مواقع پر پڑھا جا سکتا ہے جس سے محافل کے اندر ذوق وشوق میں اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت محترم المقام علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب زیدمجدہ کی اِن خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول اور منظور فرمائے اور اُن کے قلم کو اور زیادہ رعنائی، توانائی اور قوّت نصیب فرمائے اور اپنے مشائخ کا فیضان اُنہیں وافر انداز میں نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین a

نعت گوئی اور نعت خوانی کے آداب

تحریر: مولانا محمد فاروق ہاشمی

(فاضل جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی)

مہتمم: دارالعلوم فاطمۃ الزہرا بسناڑہ، مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد للہ وحدہ و الصّلوٰۃ و السّلام علیٰ من لّا نبی بعدہ.

پیٹر برو انگلینڈ میں مقیم خطیب اہل سنّت، مبلّغ اسلام برادرم علاّمہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی حفظہ اللہ آپ ایک شیریں بیاں مقرر، شاعر اور کتبِ کثیرہ کے مصنف ہیں۔ آپ نے مختلف اسلامی موضوعات پر کئی کتب لکھی ہیں جنہیں اہلِ علم نے گراں قدر علمی سرمایہ سمجھتے ہوئے اپنے علم کے اضافے اور لائبریری کی زینت بنانے کے لیے خرید کیا ہے۔

dar ul uloom.JPG

آپ نے حال ہی میں اپنے پیر و مرشد حضور شیخ العالم حضرت علاّمہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمہ اللہ کے دَرس (۱۰) دُروسِ مثنوی کو تحریری شکل میں ایک دیدہ زیب کتاب کی شکل میں عوام و خواص کے لیے پیش کیا ہے جسے علماء نے بہت پسند کیا ہے اور اُن کے لیے بڑا علمی مواد مولانا رومؒ کے ارشاداتِ عالیہ کی شکل میں سمجھنے کو ملا ہے۔ کلام تو فارسی میں ہے لیکن اِس کا ترجمہ اور اِس کی تشریح حضور قبلہ شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس انداز سے کی کہ علماء تو خود ہی لیکن عام قاری بھی اِن دُروس سے اپنی اپنی زندگی کو ڈھنگ سے گزارنے کا طریقہ وسلیقہ سیکھ لیتا ہے۔

نُور ٹی وی پر کئی دفعہ دَرسِ مثنوی سننے کا موقعہ ملا لیکن کتاب کی شکل میں قارئین کو پڑھ کر اندازہ ہو جائے گا کہ حضور شیخ العالمؒ کا دَرس اگر تحریری صورت میں اتنا اثر انگیز ہے تو پھر آپؒ کے اپنے درسِ زبانی کا اثر کتنا ہو گا؟ راقم نے خود بھی 'دُروس مثنوی' کو مکمل طور پر اچھا خاصا وقت صرف کر کے اِنہماک سے پڑھا ہے اور اِس کے اندر ایک خاص قسم کی چاشنی اور رُوحانی فیض کو محسوس کیا ہے۔ کتاب کے اندر الفاظ و معانی کا ایک بحرِ بیکراں ہے جو تسلسل کے ساتھ کتاب کو پڑھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ گو کہ کتاب کا مطالعہ تنہائی میں کیا جاتا ہے لیکن کتاب پڑھتے ہوئے نور ٹی وی کے گرد بیٹھے ہوئے سامعین نظر کے سامنے کمال ادب و محبت و مودّت سے بیٹھے دکھائی دینے لگتے ہیں اور سب کی نظریں اپنے مرشد کریمؒ کے دِلرُبا چہرے پر جمی ہوئی دِکھائی دینے لگتی ہیں۔

خَلوت میں بھی جَلوت کا منظر دکھائی دینے لگتا ہے۔ عمدہ اور دلنشیں کتاب کے ہوتے ہوئے کوئی

انسان گُم گشتہ راہ نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً تصوّف کے اَسرار و رُموز اور پَند و نصائح سے معمور کتاب ہمیشہ راہِ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور انسان تنہائی میں بھی اکیلا پَن محسوس نہیں کرتا۔ سچ کہا ہے عربی کے شاعر مُتَنَبِّی نے:

خَیْرُ الجَلِیسِ فِی الزَّمانِ کِتابٌ

زمانے میں انسان کا بہترین دوست کتاب ہے کہ وہ اسے تنہا نہیں ہونے دیتی۔

جس مُلک کی کتاب پڑھتا ہے وہ اُسے اُس کی سیر کرا کر واپس لے آتی ہے۔ دورِ حاضر میں لوگ تصوّف سے بہت دُور ہو گئے ہیں۔ شریعت اور طریقت کو الگ الگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اِس کتاب 'دُروسِ مثنوی' نے اِس کمی کو کافی حد تک پورا کیا ہے لیکن ہنوز تشنگی باقی ہے۔ سیرابی نہیں ہوئی۔ اس پر صرف صوفیاء کو ہی نہیں بلکہ علماء اور صوفیاء دونوں کو مل کر جو سلاسلِ اولیاء ہیں کی طرح پہلے جیسا طرزِ عمل اپناتے ہوئے لوگوں کو صرف لنگر کھلا کر اُن کی ظاہری بھوک کو ہی نہیں بلکہ اُن کی باطنی بھوک و پیاس 'تزکیہ نفس' کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اُنہیں اللہ کے ذکر کی طرف راغب کرنا چاہیے اور اُنہیں صوم و صلاۃ کا پابند اور عادی بنانا چاہیے تاکہ وہ اللہ کے ذکر کے ساتھ وابستہ ہو کر اپنے اُجڑے ہوئے ویراں دل کی دنیا کو آباد کر سکیں:

اللہ اللہ کرتے کرتے ھُو نظر آیا مجھے
ھُو میں جب میں گُم ہوا تُو نظر آیا مجھے

اور یہ نظارہ بعض خانقاہوں میں دیکھنے کو ضرور ملتا ہے لیکن اِس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اِس نظام کے اندر کافی اصلاح کی ضرورت ہے اور سجادہ نشیں حضرات کو اس طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے کہ مریدین کی اصلاح اور تزکیہ نفس کا جو طریقہ اَسلاف نے اپنایا ہوا تھا اُسے پھر سے زندہ کیا جائے تاکہ دوسرے مَسلک کے لوگوں کو اِس پر اعتراض کا موقعہ نہ مل سکے۔

سابقہ اولیائے کرام کی زندگیوں کے جو حالات کتابوں میں پڑھنے کو ملتے ہیں اُنہیں اُجاگر کرنے کی ضرورت ہے اور اِس پر عمل پیرا ہو کر خود بھی مجسّم عمل بن کر اور اپنے مریدین اور معتقدین کو اِس کا پابند بنایا جائے۔ کیونکہ اپنے پیر صاحب کے حکم کو ماننے والے لوگ کافی حد تک اِس اَمر کو بجا لانے میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں اور اَعراس پر غیر شرعی جو اُمور ہوتے ہیں اُن کو سختی سے نمٹا جائے تاکہ صاحبِ عُرس کی عظمت و بزرگی برقرار رہے۔ جن چیزوں کی نفی وہ اپنی زندگی میں کرتے رہے وہ تو امر بالمعروف نہی عن المنکر کے پیکر تھے۔ یہ معاملات دیکھ کر اُن کی روح پر کیا گزرتی ہو گی؟

ذرا عظمتِ رفتہ کو آواز بنا!

اور عُرس مبارک کی تقریبات پر آئے ہوئے علمائے کرام کو اگر کوئی خامی نظر آئے اُس کی ضرور

نشاندہی اور اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ

تَعاوَنُوا عَلَی البِرِّ وَالتَّقْوٰی.

نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر تعاون کرو۔

پر عمل ہو سکے اور اسی طرح عُرس کی تقریبات ہوں یا میلاد شریف کی تقریبات پر آئے ہوئے نعت خوانان حضرات اُن کو اِس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ عام شعراء کے کلام سے اجتناب کریں، جن شعراء کا کلام مستند ہو وہ پیش کریں اور گانے کی طرز پر نعتیہ کلام ہرگز نہ پڑھا جائے۔

اِس کے علاوہ برادرم علاّمہ محمد نواز صدیقی ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ کو اللہ رب العزت نے شاعری کے ذوق سے بھی نوازا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اِس ذوقِ جمال کو حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول a، مناقب صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین کے لیے وقف رکھا۔ خاص کر آپ نے اپنے پیر و مرشد حضور شیخ العالم حضرت قبلہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان میں اور والیء نیریاں شریف حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان میں مناقب لکھیں اور عُرس کے موقعہ پر پڑھیں بھی۔ حضور شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کلام کو پسند بھی فرمایا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

آپ نے بارگاہِ رسالت مآب a میں اپنا نعتیہ کلام بھی پیش فرمایا۔ آپ کا نعتیہ کلام عشق و محبت سے بھرپور ہے۔ بقول کسے :

ہے وہ آتش کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بُجھے

نعت گوئی

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف کرنے کے ہیں۔ حضور نبی کریم a کی شان میں مدحیہ اشعار کہنا۔ مگر اصطلاح میں اِس سے مراد وہ کلامِ منظوم ہے جس میں شاعر بارگاہِ رسالت مآب a میں اپنی عقیدت اور آپ a کی ذات والا صفات سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ حضور نبی کریم a سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ کلمہ طیبہ ہی کو لیجئے جب تک توحید کے اقرار کے ساتھ حضور نبی کریم a کی رسالت کا اقرار و اعلان نہ کیا جائے ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

دُنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والے ہر مسلمان نے اپنی محبت کا اظہار نثر میں یا نظم کی شکل میں کیا

ہے۔ کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جمالیاتی ذوق عطا کیا ہوتا ہے کہ وہ اپنا اظہار ما فی الضمیر نظم کی شکل میں کرتے ہیں۔ ان ہی میں سے برادرم علاّمہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ آپ نے اپنا کلامِ محبت بارگاہِ رسالت مآب a میں 'نعت' کی شکل میں پیش فرمایا جسے اب کتابی شکل میں مرتب کیا جا رہا ہے۔ کتاب کا نام 'گلدستہ صدیقیہ' ہے۔

میں نے نعتیہ کلام کے کچھ حصوں کو پڑھا جن سے کمال طور پر محبت رسول a کا اظہار ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم a کی ذات گرامی کی ثناء خوانی سے بڑا کام اور کیا ہوگا۔ ویسے تو ہم سب مسلمان اُس ذات گرامی کے ثناء خواں ہیں مگر جو فوقیت نعت لکھنے والے کو حاصل ہوتی ہے وہ کسی اور کو نہیں ہوتی کہ انہوں نے اپنے عقیدے کو عشق میں بدل لیا ہے۔ انہیں نعت کہنے اور نعت پڑھنے کا جو کمال حاصل ہے وہ اسی عشق کی بدولت ہے۔ خوش گوئی اور خوش نوائی کی یک جائی یہ فیضان خداوندی ہے۔ بقول اعلیٰ حضرت عظیم البرکتؒ:

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

برادرم علاّمہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں زورِ قلم کی طاقت سے نوازا ہے وہاں انہیں لحنِ داؤدی یعنی خوش گوئی اور خوش نوائی سے بھی نوازا ہے۔ ویسے نام بھی اُن کا محمد نواز ہے اور محمد a کے وسیلے سے نوازے بھی گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِسم بامسمّٰی بنایا ہے کہ حضور نبی کریم a کی ثناء خوانی اُن کے حصّے میں آئی۔ آپ نعت لکھتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی ہیں۔ کچھ شعراء اپنا کلام تو لکھتے ہیں لیکن وہ سٹیج پر پڑھ نہیں سکتے۔ برادرم علاّمہ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت خوبصورت آواز کے ساتھ عطا کی ہے کہ جب یہ نعت پڑھتے ہیں مجمع پر رِقّت طاری ہو جاتی ہے کہ یہ نعت شریف پڑھتے ہی رہیں اور ہم سنتے ہی رہیں۔

حضور نبی کریم a کی محبت سے بڑھ کر کوئی سرمایہ نہیں۔ لوگ دنیا داروں کی تعریفیں کر کے، قصیدے پڑھ کر چند کھوٹے سکّے حاصل کرتے ہیں اور وہ بھی کچھ دِنوں کے لیے ہوتے ہیں۔ آقا علیہ السلام کی تعریف و توصیف عمر بھر کا سرمایہ افتخار ہے جو اِس جہان میں بھی کام آئے گا اور آخرت میں بھی۔ امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ نے فرمایا تھا:

کروں مدح اہلِ دُوَل رَضا، پڑے اِس بَلا میں میری بَلا
میں گدا ہوں اپنے کریم a کا، میرا دین پارہَ ناں نہیں

میں دُنیا داروں کی تعریف کیوں کروں؟ اِس مصیبت میں میں کیوں پڑوں؟ میں تو اپنے کریم آقا a کا گدا ہوں میرا دین کوئی روٹی کا ٹکڑا نہیں۔

☆ دَولَۃٌ کی جمع دُوَلٌ، معنیٰ ممالک۔مُلکوں والے/ دنیا دار۔

نعت خوانی

نعت پڑھنا۔نعت خواں کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز و اِکرام ہے کہ یہ اُس ہستی کی تعریف و توصیف بیان کر رہا ہے جس کا خود خدائے لم یزل مدح خواں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

() **الأحزاب، ۵۶/۳۳**

بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم a) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo

قرآن مجید کا کوئی پارہ ایسا نہیں ہے جس میں حضور نبی کریم a کی نعت نہ ہو:

پارے پارے پہ لکھا ہے کملی والے a کا نام
کملی والے محمد a پہ لاکھوں سلام

مرزا غالبؔ جیسا شاعر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ:

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاك مرتبه دان محمد a است

غالبؔ حضور a کی تعریف بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اُن کی تعریف و توصیف بیان کرنا اللہ پر چھوڑتا ہے کہ وہی ذات پاک آپ a کے رُتبے کو جانتی ہے، انسان کے بس میں نہیں کہ وہ آپ a کی شایانِ شان تعریف کر سکے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

بڑے بڑے لکھنے والے آخر کار لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ:

بعد اَز خدا بزرگ تُو هی قصه مختصر

ایسی عظیم ہستی کے حضور حاضر ہو کر حاضری کے پھول نچھاور کرنا بڑی سعادت مندی ہے اور اس کا یہ تقاضا ہے کہ

هزار بار بشویم دَهن زِ مُشک و گلاب
هُنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی است

احتیاط و احترام

نعت خواں کے لیے لازم ہے کہ وہ باوضو ہو کر، خوشبو لگا کر والہانہ عقیدت کے ساتھ نعت پڑھے اور اپنے مقدّر پہ نازاں ہو کہ وہ حسّان بن ثابتؓ کی سنّت ادا کر رہا ہے۔ لیکن آج کل کے نعت خواں ایک عجیب حیثیت اختیار کئے ہوئے ہیں الاّ ما شاء اللہ سوائے چند ایک کے۔ ایک تو کلام مستند نہیں ہوتا دوسرا سامعین اور مجمع پر وہ کیفیت و اثرات مرتب نہیں کر سکتے جو ہونی چاہیے۔

dar ul uloom.JPG

اُن کے اندر للّٰہیت نہیں ہوتی۔ عجیب وضع قطع کے ساتھ کچھ وقت کے لیے سٹیج پر طلوع ہوتے ہیں اور پھر (غروب) نظر نہیں آتے۔ کئی تو اپنے آنے اور جانے کے صلہ میں رقم کا تعین بھی کر لیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ بُلانے والا اپنی مرضی سے جو خدمت کر دے وہی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہماری اصلاح فرمائے اور اپنی جناب سے ہی سب کو عطا کرتا بھی ہے اور عطا بھی کرے۔ اور ہمیں سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ جو بغیر کسی لالچ کے خاص رضائے الٰہی اور حضور نبی کریم a کی نگاہِ کرم حاصل کرنے کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے رہے اُنہی خلوص والوں کے نام آج تاریخ میں زندہ و تابندہ ہیں۔ ہمیں اسلام کے اس وَرثہ کو سنبھال کر رکھنا چاہیے۔ اگر احتیاط و احترام کو لازم نہ سمجھا تو روحانی نقصان مقدر ہوگا۔ بقول علامہ محمد اقبالؒ کہیں یہ بات تو نہیں ہے کہ:

گنوا دی ہم نے جو اسلاف کی میراث پائی تھی
ثُریّا سے زمیں پہ آسماں نے ہم کو دے مارا

نعت خواں حضرات چشمِ تصوّر میں خود کو دربارِ رسالت مآب a میں حاضر سمجھیں کہ جسم میرا تو اِدھر ہے مگر میری رُوح تو وہاں ہے۔ پھر کیفیت ہی کچھ اور ہوگی۔ بقول پیر سیّد نصیر الدین نصیرؒ:

یہاں ہے جسم مگر رُوح ہے وہاں میری
نظر سے دُور مدینہ ہے دِل سے دُور کہاں
نصیؔر! اُن a کے تصوّر سے دِل رَوشن کر
تری نگاہ کو تابِ شُعاعِ نُور کہاں

dar ul uloom.JPG

حمد باری تعالیٰ

میرے اللہ جلّ جلالہ!

اِک تُو ہی تُو ہے سب کا نگہبان میرے اللہ!
نہیں تجھ سے بڑا کوئی رحمان میرے اللہ!
ہے سب سے بڑی نعمت ہے سب سے بڑی رحمت
dar ul uloom.JPG
ہے ذاتِ نبی a تیرا احسان میرے اللہ!
جہاں بھر کی بلاؤں کے طوفان نے ہے گھیرا
الامان میرے اللہ الامان میرے اللہ!
اَغیار کی سازش سے اب جان چھڑا مولا
محبوب کی اُمت ہے پریشان میرے اللہ!
دینی خدمت کے اعزاز جو ہیں حاصل
نسلوں میں رہے جاری فیضان میرے اللہ!
تیرے فضل و کرم سے ہی دو جہاں میں بھرم اپنے
ہے تیری عنایت سے ایمان میرے اللہ!
خالق ہے تُو ہی سب کا رازق ہے تو ہی سب کا
کھاتے ہیں سبھی تیرا منّان میرے اللہ!
حاضر ہیں بخشش لئے گنہگار تیرے در پر
باطن کی طہارت دے سبحان میرے اللہ!
الا اللہ کی ضربیں ہوں حق ھو کی صدائیں ہوں
ہو دل کے محلّے میں اَذان میرے اللہ!

سالکؔ صدیقی نے مرشدؒ سے جو پائی ہے
رہے دونوں جہانوں میں پہچان میرے اللہ!

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG no

دُعا

یا اللہ u یا اللہ u پالنہار یا اللہ u
حاضر ہیں تیرے بندے تیرے دربار یا اللہ u

dar ul uloom.JPG

ستائے غم کے مارے کی ہے پکار یا اللہ u
بلاؤں میں وباؤں میں مدد درکار یا اللہ u
تُو ہی خالق تُو ہی مالک کردِگار یا اللہ u

مرضوں کی مشقت میں ترے بندے تڑپتے ہیں
بے چارے درد کے مارے ہر لحظہ ترستے ہیں
شفاء کے منتظر ہیں سبھی بیمار یا اللہ u

کرونا وائرس نے بھی پریشاں کر دیا سب کو
جس کی ہولناکی نے حیراں کر دیا سب کو
تُو ہی شافی تُو ہی کافی مددگار یا اللہ u

بڑھاپے کی نذر ہو کے جو مجبور بیٹھے ہیں
اپاہج ہاتھ پاؤں سے جو معذور بیٹھے ہیں
تُو ہی رب تُو ہی رحمٰن تُو ہی غمخوار یا اللہ u

گناہوں کی نحوست نے تباہی یوں مچائی ہے
جہاں بھر کے میداں میں ہماری جگ ہنسائی ہے
تُو ہی مولا تُو ہی داتا تُو ہی غفّار یا اللہ u

خدمت جو بھی کرتے ہیں خدا کے اِن مہمانوں کی
جو پڑھتے ہیں پڑھاتے ہیں اور ان سارے جوانوں کی
بخش دے انہیں مولا تُو بخشنہار یا اللہ u

go dar ul uloom.JPG ne

وجودِ مرشدِ کاملؒ میں جو اَطوار دیکھے ہیں
خدا کے واسطے سب سے اُن کے پیار دیکھے ہیں
عطا ہوں سب وُجودوں میں وہی اَفکار یا اللہ u

ہیں ذات پاک کے مظہر مدینے والے آقا a ہیں
میرے ھادی میرے رہبر مدینے والے آقا a ہیں
ہو جائے تیرے محبوب a کا دیدار یا اللہ u

موت آئے محبت میں رِضا میں تیری جینا ہو
نبی a کے عشق میں مولا سینہ بھی مدینہ ہو
ملیں سالکؔ صدیقی کو تیرے اَنوار یا اللہ u

﴿اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں﴾

اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

حمد و ثناء میں کون ہیں جو حق تیرا ادا کریں
لَا أحَصّی ثَنَاءً کہہ کہ جب تیرے حبیب a دُعا کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

داوَد نبیؑ زباں سے جب تیری ثناء خدا u کریں
ذرّے پہاڑ مل کے سب ہم نوا بنا کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

زبان و بے زبان بھی حمد تیری پڑھا کریں
اصحاب نبی f تسبیح تیری کھانے سے بھی سنا کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

اجڑے ہوئے بسائے تُو گرے ہوئے اٹھائے تُو
ہیں کس قدر تیرے کرم کیسے وہ گِنا کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

بظاہر جو وسیلہ ہیں ملنے کا وہ ذریعہ ہیں
تیری عطا سے اے کریم بندوں کو وہ دیا کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

ذکر لا الٰہ جب مرشدؒ میرے کیا کریں
go dar ul uloom.JPG ne
لگتا تھا سالکؔ بام و دَر سب ہی ذکر الٰہ کریں
اللہ u تیری حمد کیسے کب کیا کریں

❀❀❀

کرم کرم مولا

کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

کرم کے سائے سدا ذوالجلال رکھا ہے
قدم قدم پہ میرا کتنا خیال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

خدا تعالیٰ تیرا شکر ادا وہ کیسے کرے
فضل نے تیرے جسے مالا مال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

اللہ کریم تیرا اسم اسمِ اعظم ہے
جہان بھر کی بلاؤں کو ٹال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

گناہ پہ رہتے ہیں پردے تو نیکیوں میں ہو شہرت
ہمارے جیسا بھی نیکوں میں ڈال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

بندگانِ خاص جو صفات کے مظہر ٹھہرے
کیا ہی محبوبوں میں تُو نے کمال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ u اللہ u
حسنِ محبوب a میں ایسا جمال رکھا ہے
dar ul uloom.JPG
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

موجِ طوفان تھی اگرچہ میرے سر سے اُوپر
وہ کیسے ڈوبے جو تُو نے سنبھال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

نگاہِ مرشد سے ملتا ہے عشق مصطفیٰ a سالکؔ
نبی a کے قرب میں حق نے وِصال رکھا ہے
کرم کرم مولا ہر دَم کرم مولا

لا الٰہ الا اللّٰہ

تیرے کرم سے اے مولا دین نبی a ہے سب کو ملا
کیوں نہ پڑھیں یوں برملا لا الٰہ الا اللّٰہ
dar ul uloom JPG
تیرے کرم سے اے آقا a طیبہ میں ہے آنا ہوا
ہے بعد خدا سب فضل تیرا لا الٰہ الا اللّٰہ

حسبی ربّی جلّ اللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ

اللّٰہ ربّی وِرد میرا حسبی ربّی جلّ اللّٰہ
جن و اِنس بھی بول اٹھے لا معبود الا اللّٰہ
برگ و ثمر بھی مہکنے لگے لا موجود الا اللّٰہ
اہل صفا سب جھوم گئے لا محبوب الا اللّٰہ
مرشد پاک نے دی یہ صدا لا الٰہ الا اللّٰہ

حسبی ربّی جلّ اللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ

اللّٰہ کی برھان ہیں یہ سب سے بڑا احسان ہیں یہ
جن سے رب کے جلوے ملے وہ نوری انسان ہیں یہ
منہ سے جن کے رب بولے بولتا قرآن ہیں یہ
پیچھے کھڑے ہیں سارے نبی نبیوں کے سلطان ہیں یہ
ہے ظاہر جن سے شانِ خدا لا الٰہ الا اللّٰہ

حسبی ربّی جلّ اللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ

سمتِ صدیقؓ a بوجہل گیا جا کے اُس نے یہ ہے کہا

تیرے نبی a نے دعویٰ کیا لا مکاں سے ہو آیا
بولے صدیقؓ ہے اس میں کیا ہے تو جہالت کا بابا
تو کیا جانے رمز ذرا ہیں یہ عبدِ خاص الٰہ
اُن کو لے گیا اُن کا خدا لا الٰہ الا اللہ

حسبی ربّی جلّ اللہ لا الٰہ الا اللہ

اصحاب نبی سب پیارے ہیں ہدایت کے یہ ستارے ہیں
go dar ul uloom JPG
ذاتِ نبی پہ تھے قربان رحمت کے گہوارے ہیں
دین نبی a پہ آل نبی a نے سالکؔ سب کچھ وارے ہیں
اولادِ علیؓ ہے جانِ نبی a امت کے سہارے ہیں
آلِ نبی a پہ جان فدا لا الٰہ الا اللہ

حسبی ربّی جلّ اللہ لا الٰہ الا اللہ

❁❁❁

پڑھو لا الٰہ الا اللہ

سب دا معبود اِک اللہ u اے
اور واحد اِک ای کلاّ اے
جیدی ہر سُو ویکھ تجلّی اے
پڑھو لا الہ الا اللہ

اللہ u مالک کل جہاناں دا
اللہ u خالق زمین آسماناں دا
اللہ u رازق سب انساناں دا
پڑھو لا الہ الا اللہ

ایتھے عاجز بنڑ کے رہ بندیا
ہک دوجے نال ناں کھہہ بندیا
ہر پل ناں اللہ u دا توں لے بندیا
پڑھو لا الہ الا اللہ

ایتھوں موت نے سانوں لے جانڑاں
جو بنڑیاں ایتھے اوہ ڈھہ جانڑاں
اک ناں اللہ u دا رہ جانڑاں
پڑھو لا الہ الا اللہ

سوہنڑے نبی a دی شان نرالی اے
سجدی مونڈھے کملی کالی اے

go darul uloom.JPG

اللہ u آپ نبی a دا والی اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

صدیق اکبرؓ یار نے غار والے

جنہاں لُٹے نے میلے بہار والے

ہنڑ وی ساتھی او مزار والے

go dar ul uloom.JPG ne

پڑھو لا الہ الا اللہ

اٹھ اللہ u اللہ u پکار دِلا

ونج بیٹھ مدینے دربار دِلا

نال تیرے غزنویؒ سرکار دِلا

پڑھو لا الہ الا اللہ

مرشدؒ رکھے صدیقی رنگ میاں

جیہڑا بابا جیؒ دی امنگ میاں

اوہدا بنڑ جا مست ملنگ میاں

پڑھو لا الہ الا اللہ

سالکؔ بندہ طاعت گزار ہووے

نال مرشد دا وفادار ہووے

تاں اس دا بیڑہ پار ہووے

پڑھو لا الہ الا اللہ

❁❁❁

﴿لوری﴾

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

اللہ کی برھان ہے ul uloom.JPG

یہ نبیوں کا سلطان ہے

آمنہؓ تیری گود میں بولتا قرآن ہے

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

طیب a و طاہر a ہیں آئے

باطن a و ظاہر a ہیں آئے

نوری صورت جو بھی دیکھے واری واری جائے

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

زمیں سے آسماں تک

پھیلا یہ کیوں نور ہے

آ گیا وہ نور والا a جس کا سارا نور ہے

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

حلیمہؓ تیری کٹیا میں نبیوں کا تاجدار a ہے

دونوں جہاں کا آسرا مونس و غمخوار a ہے

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

پوچھیں جو بھی آتے ہیں

جھولا کون جھلاتے ہیں

بولی حلیمہؓ بیبیو نوری نظر آتے ہیں

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

سالکؔ جو باذوق ہیں میلاد یوں مناتے ہیں

ہاتھ میں جھنڈے لب پہ نعرے ذکر یوں سناتے ہیں

اللہ u اللہ u اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

go dar ul uloom.JPG no

❁❁❁

﴿بندیا اللہ u ہی اللہ u بول﴾

بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول
اے جندڑی اے چار دیہاڑے، موتی ناں مٹی وچ رول
بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول

موت جتھے آ چاڑو پھیرے، ناں نکّے ناں رہنڑ وڈیرے
بستی اجاڑ اوہ سارے ٹر گئے، جا وسے وِچ خاک دے ڈھیرے
اُنہاں وَرگا اک دن ساڈہ ہونڑاں بستر گول
بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول

بغض تکبر اے وی بت نیں، دل دے مندروں کڈھ لے
برے ارادے بریاں سوچاں، ایہہ وی اندروں کڈھ لے
پاکی بناں رب ملدا نا ایں، دل دیاں اکھیاں کھول
بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول

تھوڑی بہتی اپنڑیاں کولوں، کئی واری ہو جاوندی
حسدے متھے سہ جاندے نیں، سوہنڑی نیت جنہاں دی
دل ناں دکھائیں تو کسے دا، پڑھ لیا کر لا حول
بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول

فنا فی الشیخ ہو کے تو وی، اپنڑاں آپ مٹا دے
تیرا تے کچھ نئیں جو وی کجھ اے، پیر دے ناویں لا دے
چھڈ دے سالکؔ سارے قصے، بولی مرشدؒ والی بول

بندیا اللہ u ہی اللہ u بول، بندیا اللہ u ہی اللہ u بول

go dar ul uloom.JPG he

اللہ رَبّی

اَزلاں دے فیصلے نبھائے سوہنے رب نیں
نبی a سوہنے عرشاں تے بلائے سوہنے رب نیں

اللہ u ربی اللہ u ربی

خواباں وچ جو لیندے نیں نظارے نبی پاک a دے
جاگدیاں دِید فیر کرائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبّی اللہ u رَبّی

نبی a دا وسیلہ لے کے عیبی جدوں رووے
لکھاں عیب اُس دے چھپائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبّی اللہ u رَبّی

جنہاں روحاں لبیک آکھیا سی اوتھے
اوہی بندے اپڑیں گھر بلائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبّی اللہ u رَبّی

منزلِ رضا دے جو بنڑدے نیں راہی
اولیاء دی راہ تے چلائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبّی اللہ u رَبّی

عالمِ ارواح وچ جیڑے مانوس سن
پیدا کر کے دنیا تے ملائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبّی اللہ u رَبّی

باطل جدوں ظلم کر کے حق نوں مٹاوندا اے
ظالماں دے ظلم فر مٹائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبیّ اللہ u رَبیّ

سالکؔ جیہڑے پیر دی نگاہ وچ رہندے نیں
اُجڑے دل اونھاں دے بسائے سوہنے رب نیں

اللہ u رَبیّ اللہ u رَبیّ

go dar ul uloom.JPG ne

❁❁❁

حق لا الٰہ الا اللہ

رب سوہنا رحیم ستّار لوگو
کرو توبہ رب غفّار لوگو
رب کرسی بیڑا پار لوگو

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

go dar ul uloom.JPG

ناشاد دِلاں نوں شاد کرو
نالے اُجڑے گھر آباد کرو
سوہنے رب نوں ہر دَم یاد کرو

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

ایہہ کلمہ عرشی چراغ میاں
نالے دل دے دھووے داغ میاں
ایہو قبر بنڑاسی باغ میاں

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

اِس کلمے دے شان اُچیرے نیں
جس کیتے دُور ھنیرے نیں
ایہو دَسیا پیر میرے نیں

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

توں مرن تھیں پہلاں مَر بندیا
نفس اَپنڑیں نال توں لَڑ بندیا
بس اللہ اللہ کر بندیا

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

اِک دُوجے نوں ویکھ نا سڑیا کرو
پَوڑی مولا والی چڑھیا کرو
جو پیر دَسّے اوہ پڑھیا کرو

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

سِر نیواں رکھ کے بہہ بندیا
go dar ul uloom.JPG
جیویں رب رکھے اُنج رہ بندیا
ہر دَم اللہ اللہ کہہ بندیا

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

نرا غفلت دا اے جال میاں
مال بنڑسی گل وَبال میاں
ہتھیں صدقہ دے کے ٹال میاں

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

چار یار نبی a دے پیارے نیں
جنہاں اپنڑیں بخت سنوارے نیں
جند مال نبی a توں وارے نیں

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

پنجتنؓ دا عالی گھرانہ اے
رحمت دا نوری خزانہ اے
جس دا ہر مومن دیوانہ اے

حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِّ علیٰ

جنھاں کربل ڈیرا لایا اے

کنبہ دے کے دین بچایا اے
چڑھ نیزے قرآن سنایا اے
حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرور عالم صلِ علیٰ

اِن شاء اللہ اوہ دن وی آوے گا
مرشدؒ نال مدینے لے جاوے گا
نبی پاک a دی دید کراوے گا
go dar ul uloom.JPG
حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِ علیٰ

جدوں مراں ایمان نصیب ہووے
سایہ مرشدؒ دا وی قریب ہووے
سامنے رب دا حبیب a ہووے
حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِ علیٰ

ڈونگی قبر اندھیری رات ہوسی
عقیدے بارے گل بات ہوسی
اوتھے آپ نبی a دی ذات ہوسی
حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرورِ عالم صلِ علیٰ

سوہنے مرشدؒ نیریاں والے نیں
جتھے وَگدے نور دے نالے نیں
سالکؔ پیندے بھر پیالے نیں
حق لا الٰہ الا اللہ، یا سرور عالم صلِ علیٰ

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG ne

نعت رسول مقبول a

بنے بگڑی جن کی نگاہ سے

بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

dar ul uloom.JPG

باخدا خدا u کی عطا سے، بنے بگڑی جن کی نگاہ سے
جو بھی بھیک لینے آ گیا، اُسے دینے والا بنا دیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

تیرا نام وِردِ زباں ہوا، تیرے دَم سے روشن جہاں ہوا
بولے نوری سارے یوں برملا، دیکھو نور والا آ گیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

وہی لامکاں رواں ہوئے، سرِ عرش رب کے مہماں ہوئے
پھر منزلِ قوسین پر، رُخِ یار پردہ ہٹا دیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

تیرے حسن پہ جو فدا ہوئے، وہی عشقِ رب میں فناء ہوئے

تیری دید تیری یاد نے، انہیں کیا سے کیا بنا دیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

حسنینؓ جانِ فاطمہؓ، وہ علیؓ امامِ اولیاء
جنہیں نسبتِ رسول a نے، دو جہاں کا مولا بنا دیا
go dar ul uloom.JPG nc
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

جو صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ ہیں، وہ بھی عظمتوں کے نشان ہیں
جنہیں صحبتِ حضور a نے، مقتدیٰ بنا دیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

بطفیل اِن کے ملے شفا، ہو نصیب ایماں پہ خاتمہ
المصطفیٰ a و المرتضیٰؓ و ابناہماؓ و الفاطمہؓ
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله صلّوا علیه وآله

یہ بھی سالکؔ صدیقی الفاظ سے، یہ بیان کر دے آواز سے
تیرے پیشوا نے تجھے بھی، اُن a کے دَر کا منگتا بنا دیا
بلغ العلیٰ بکماله کشف الدُّجیٰ بجماله

حسنت　　جميع　　خصاله　　صلّوا　　عليه　　وآله

go dar ul uloom.JPG ne

عید نبوی a کا زمانہ آ گیا

عید نبوی a کا زمانہ آ گیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا

مرحبا صلِّ علیٰ کی دُھوم ہے
وَجد میں ہر اِک دیوانہ آ گیا

روتا تھا شیطان اب بھی روتا ہے
رُلانے والا دن پرانا آ گیا

خوشیاں مناؤ آمدِ محبوب a کی
بخششوں کا اِک بہانہ آ گیا

خوشبوؤں سے ہو معطّر اور لبوں پہ ہو دُرود
اس طرح محفل میں جانا آ گیا

میلادِ نبی a یادِ نبی a کی بزم ہے
نام نبی a دل میں سجانا آ گیا

مرشدِ کاملؒ مناتے اِس شان سے
اب تجھے سالکؔ منانا آ گیا

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG ne

یہ پیغام آئے

گدا وہ میرا وہ مانگت میرا غلام آئے
خدا کرے کبھی طیبہ سے یہ پیغام آئے

go dar ul uloom.JPG ne

نسبت میں ہوں صدیقؓ تو پنجتنؑ کا ہوں فقیر
اللہ u یہ وسیلہ میرے بھی کام آئے

مٹتے گناہ جہاں ہیں ملتی پناہ کہاں ہے
مولا u نبی a کے صدقے ایسا مقام آئے

ترے ہی ذِکر و فکر میں گزرے یہ زندگانی
وقتِ نزع بھی لب پہ ترا ہی نام آئے

روزِ حشر بھی رکھنا میرا بھرم یوں آقا a
رحمت کے سائباں میں تیرا غلام آئے

پیتے ہی رُوح مچلے تیری دید کے ہوں جلوے
میرے لیے بھی آقا a تیرا وہ جام آئے

مرشدؒ کے ساتھ سالک روضے پہ دیں صدائیں
منگتوں میں تیرے آقا a میرا بھی نام آئے

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG ne

﴿بدر الدُّجیٰ نبی a ہیں﴾

بدرُالدُّجیٰ نبی a ہیں شمس الضحیٰ نبی a ہیں
قرآن پڑھ کے دیکھئے حبیب خدا نبی a ہیں

ہوتا نزول قرآن پہاڑوں پہ اگر
اُڑ جاتے وہ جلال سے ریزہ ریزہ ہو کر
جو حاملِ قرآں ہوئے وہ مصطفیٰ نبی a ہیں

احمد a نام پاک سے میلاد کا بیان ہے
محمد a ہی وہ ذات ہے جو صاحبِ قرآن بنے
یٰسین مزمل طٰہٰ صدر العلیٰ نبی a ہیں

ارشاد رَبُّکَ سے مولا کرم کمائے ہیں
لَعَمْرُکَ و صَدْرُکَ سے شان بھی بڑھائے ہیں
مظہر ہیں رب کی ذات کے نورِ خدا نبی a ہیں

حسنؓ حسینؓ فاطمہؓ حیدرؓ صدیقؓ و عثمانؓ
عمرؓ سمیت اولیاء اُمت کے ہیں یہ پاسباں
اِس جنتی جماعت کے امام الہدیٰ نبی a ہیں

مرشدؒ نے سالکؒ راز سے پردہ یوں اٹھا دیا
دَارین میں ہیں سب جگہ ترے نبی a پشت پناہ
فکر نہ کر تُو ذرا مشکل کُشا نبی a ہیں

go dar ul uloom.JPG ho

﴿لا نَبِیَّ بَعْدِیْ﴾

خود میرے نبی a نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
حشر تک میں ہوں مصطفیٰ a ہادی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

dar ul uloom.JPG

تھے نبی a، ہیں نبی a اور رہیں گے نبی a
ہر مکان و ہر زماں کے تھے نبی a ہیں نبی a
آپ a کے فرمان نے مُہر ہی لگا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
خود میرے نبی a نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

ختم المرسلین a آپ a ہیں آپ a ہیں
خاتم النبیین a آپ a ہیں آپ a ہیں
لہجہء خدا میں آپ a نے صدا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

جو کہے میں بھی ہوں اُس کا یہ جواب ہے
تُو بڑا کذّاب ہے تُو بڑا کذّاب ہے
کہ خود نبی a نے سب کو بات یہ سمجھا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
خود میرے نبی a نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

قرآن اور حدیث میں تصدیق ہے تصدیق ہے
جو نہ مانے ''آخری،، زِندیق ہے زِندیق ہے
صدیقؓ جانشین نے تو فائل ہی نمٹا دی
کہ خود میرے نبی a نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
حشر تک میں ہوں مصطفیٰ a ہادی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

go dar ul uloom.JPG nc

شانِ نبی a کے جو مُنکر ہیں سارے
نہیں ہیں ہمارے نہیں ہیں ہمارے
سالکؔ صدیقی یہ دے دے منادی

کہ خود میرے نبی a نے بات یہ بتا دی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی
حشر تک میں ہوں مصطفیٰ a ہادی لا نَبِیَّ بَعدِی لا نَبِیَّ بَعدِی

أنا خاتم النبيين لا نَبِيَّ بَعدِی.

() أبوداؤد، السنن، كتاب أوّل كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ۹۷/۴، رقم: ۴۲۵۲

رونق نگر نگر میں

یہ کون آیا کہ جس کے دَم سے لگی ہے رَونق نگر نگر میں
سب جہاں میں اَزل ہی سے جن کے چرچے دَہر دَہر میں

dar ul uloom.JPG

بنا کے نور خالق نے سجایا خاص جلووٗں سے
تکتے ہیں نظر والے اُن کے جلوے ہر ہر میں

سجی ہے جشنِ نبی a کی محفل مکان و لامکاں ہر دَم
عشق والے سجا رہے ہیں گاؤں گاؤں شہر شہر میں

ہیں فضل و رَحمت کے سائباں وہ اور دَاتا کُل جہاں ہیں وہ
کِھلاتا ہے خدا اُن کا اُن کے صدقے گھر گھر میں

نگاہوں اور عطاؤں سے کُھلتے ہیں اب بھی دروازے
جھولی اپنی بھرتے ہیں غلام اُن سے پہر پہر میں

بحرِ عرفاں کے شناور جو غوطہ زَن اب بھی ہوتے ہیں
وہ پیتے ہیں اُن ہی سے واللہ نہر نہر سے لہر لہر میں

کتابِ عشق کے ہیں باب اپنے آداب اپنے نصاب اپنے
میں کچھ نہیں ہوں صفحے صفحے پر بس تُو ہی تُو ہے سَطر سَطر میں

خدا کے عشق میں وہ بندے جو راہِ حق میں ہیں مر کے جیتے
بہ فضل رب ہیں وہ زندہ لَحد لَحد میں قبر قبر میں

go dar ul uloom.JPG

جمالِ مرشدؒ میں کمال دیکھا عجب ہی سالکؔ زِوال دیکھا
بگڑی بنتی ہے لمحہ لمحہ وہ جام بھرتے نظر نظر میں

❁❁❁

کتنا خیال رکھا ہے

کرم کا سایہ سدا ذُوالجلال u رکھا ہے
قدم قدم پہ میرا کتنا خیال رکھا ہے

go dar ul uloom.JPG ne

خدا تعالیٰ تیرا شکر ادا وہ کیسے کرے
فضل نے تیرے جسے مالا مال رکھا ہے

بنا کے خالق نے اپنی ہی ذات کا مظہر
نبی a کے حُسن میں اپنا جمال رکھا ہے

مکینِ گنبدِ خضریٰ ہیں تیرے میرے گواہ
عجب ہی قدرت نے اُن میں کمال رکھا ہے

جو صاحبِ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرۡ ہیں
اُن ہی کے سامنے دستِ سوال رکھا ہے

بھرے گی جھولی تیری اِن ہی کے دَر سے ضرور
کرم نے جن کے زمانے کو پال رکھا ہے

میرے کریم a تیرا نام اسمِ اعظم ہے
زمانے بھر کی بلاؤں کو ٹال رکھا ہے

اگرچہ زَد میں ہی رہتا ہوں میں طوفانوں کے
وہ کیسے ڈوبے جو تُو نے اُچھال رکھا ہے

go dar ul uloom.JPG ne

خدا u نے جن کو چُنا محبوب دو جہاں کے لیے
اُن ہی کے نام صحابہؓ و آلؓ رکھا ہے

یہ بھی اِک مرشدی اِحسان ہے تجھ پہ سالکؔ
حضور a سے تیرا رشتہ بحال رکھا ہے

❁❁❁

نبیاں دا سلطان a

نبیاں دا سلطان سوہنڑاں نبیاں دا سلطان اے
جس توں دل قربان ساڈی جان وی قربان اے
والضحیٰ مکھڑا تے واللیل زُلفاں کالیاں
آمنہؓ دا لال سوہنڑاں بولدا قرآن اے
والفجر پیشانی تے سجدہ یٰس سہرا واہ واہ
نوری نوری پاک حلیہ عاشقاں دی جان اے
چن ٹوٹے کر کے جوڑے سورج وی پچھاں نوں موڑے
امرِ کُن دا ہے مظہر آپ دا فرمان اے
جشنِ عید ولادت خوب مناؤ اے عاصیو!
سرورِ عالم a دی آمد رب دا بڑا احسان اے
تو ای اوّل تو ای آخر تو ای باطن تو ای ظاہر
تو ای دلبر تو ای درماں دین تے ایمان اے
تیری یاداں دے اُجالے قبر وچ ہونڑ نصیب
سالکؔ صدیقی آقا a تیرا اَدنیٰ ثناء خوان اے

❀❀❀

بُلائے خدا جب بُلائے محمد a

امام اہل سنت مجدد دین و ملّت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلویؒ کے کلام سے برکت حاصل کرتے ہوئے۔

زہے عزت و اعتلائے محمد a
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد a

go dar ul uloom.JPG

اللہ اکبر کبیراً کبیرا
ہے اللہ ربّی صدائے محمد a

استجیبوا سے ہوتا ہے ہر دَم یہ ظاہر
بلائے خدا جب بلائے محمد a

رُخِ والضحیٰ میں ہیں جلوے اِلٰہ کے
ہیں تخلیق ایسے فرمائے محمد a
خدا کے خزانوں کے قاسم نبی a ہیں
خدا کی عطا ہے عطائے محمد a

گزر گئے وہ بھی سدرہ سے آگے
جو اپنی نظر سے اٹھائے محمد a

اجڑے پڑے تھے جو دونوں جہاں میں
وہ جنت میں جا کے بسائے محمد a

جو نارِ جہنم کے شعلوں میں جلتے
وہ عیبی بھی سارے بچائے محمد a

اِمامت کی شب تھی کہ اَقصیٰ میں جا کر
نبیوں کو خطبے سنائے محمد a

جنہیں جھولے آ کے فرشتے جھلاتے
وہ شانوں پہ اپنے بٹھائے محمد a

صدیقؓ و عمرؓ ہوں یا عثمانؓ و حیدرؓ
جلوؤں سے اپنے سجائے محمد a

سُنی جاتی جن کی اَذاں لا مکاں تک
وہ کعبے کی چھت پہ چڑھائے محمد a

سدا پیر کاملؒ کی اُلفت میں رہنا
مرشدؒ کی نسبت ملائے محمد a

نکیرین سالکؔ سے خود ہی کہیں گے
سنبھل جا سنبھل جا وہ آئے محمد a

❀❀❀

go dar ul uloom.JPG ne

یا نبی a! آپ ہیں آپ ہیں

رُوحِ اَرض و سماء آپ a ہیں آپ a ہیں
مصطفٰی a مجتبٰی a آپ a ہیں آپ a ہیں

go dar ul uloom.JPG

جن کی صورت سے ظاہر ہے شانِ خدا
روئے بدرالدُّجیٰ آپ a ہیں آپ a ہیں

خود خدا نے دیا وہ مقامِ رفیع
جملہ دافعِ بَلا آپ a ہیں آپ a ہیں

وہ اِمامت کی شب وہ صفِ انبیاء
خاتم الانبیاء آپ a ہیں آپ a ہیں

رب کے سارے خزانوں کے قاسم ہیں کون
مُعطی بالعطاء آپ a ہیں آپ a ہیں

دیں گے جن کی دوہائی سبھی حشر میں
شافعِ روزِ جزا آپ a ہیں آپ a ہیں

دیکھو جبریلؑ سارے ملائک کے ساتھ
بنے کس کے گدا آپ a ہیں آپ a ہیں

آپ کے دَر سے سب کو ملی روشنی
مظہرِ نورِ خدا آپ a ہیں آپ a ہیں

مولا حسنؓ و حسینؓ سیدہؓ مرتضیٰؓ
جانِ آلِ عباؓ آپ a ہیں آپ a ہیں

بوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ
جس کے ہیں خلفاء آپ a ہیں آپ a ہیں

ہے یہ سالکؔ صدیقی بھی مرشدؒ کے ساتھ
جن کے دَر پہ کھڑا آپ a ہیں آپ a ہیں

❁❁❁

darul uloom.JPG

بے مثال اللہ u اللہ

رسولِ خدا بے مثال اللہ u اللہ u
حسین و جمیل پرُ جمال اللہ u اللہ u

ہے قرآن دیتا ہے جس کی گواہی
ملا ہے اُنہیں وہ کمال اللہ u اللہ u

وہ ختم الرّسل ہیں وہ یٰس و طٰہٰ
مقام نبی a لا زوال اللہ u اللہ u

لات و ہُبل جن کی ہیبت سے لرزیں
پایا ہے ایسا جلال اللہ اللہ

لَعُمرکُ سے مولا بھی قسمیں اُٹھائے
نبی a خوش اَدا خوش جمال اللہ u اللہ u

وجودِ مقدّس معطّر معطّر
ہے بے مثل حال و مَقال اللہ u اللہ u

جبریلؑ آقا a سے سِدرہ پہ بولے
نہیں میری آگے مجال اللہ u اللہ u

صحابہؓ ہیں جن کے ستاروں کی مانند
طہارت سے روشن ہے آل اللہ u اللہ u

ہے سالکؔ صدیقی بھی اَدنیٰ سوالی
دِکھا دے وہ نوری جمال اللہ u اللہ u

gohar ul uloom.JPG

❁❁❁

أغثنی یا رسول اللہ a، أغثنی یا رسول اللہ a

سدا قائم رہے تیرا مدینہ یا رسول اللہ a
تیرا مسکن تیرا مدفن خزینہ یا رسول اللہ a

go dar ul uloom.JPG

رَضِینَا باللہ رَبًّا ملا ہے دین ورثے میں
رَضِینَا اے میرے اللہ رَضِینَا یا رسول اللہ a

مرشدؒ میرے کہتے ہیں وہ رُوح و دِل بھی دیتے ہیں
ملے وہ رُوح جو زندہ ہو دلِ بینا یا رسول اللہ a

مدینہ ساری دنیا میں عجب ہی شان رکھتا ہے
جَڑھا جیسے اَنگوٹھی میں نگینہ یا رسول اللہ a

ترے ہی عشق و الفت میں سدا جو مست رہتے ہیں
ہے قابلِ رشک موت اُن کی اور جینا یا رسول اللہ a

طاعت بندگی سے کون کیسے فیض پاتا ہے
تیرے دَر سے ہی ملتا ہے قرینہ یا رسول اللہ a

ملے سالکؔ صدیقی کو ترے دیدار کی دولت
سگِ دَر ہے یہ سائل بھی دیرینہ یا رسول اللہ a

go dar ul uloom.JPG ne

﴿ کفن میلے نہیں ہوتے ﴾

زمیں میلی نہیں ہوتی بدن میلے نہیں ہوتے
محمد a کے غلاموں کے کفن میلے نہیں ہوتے

go dar ul uloom..JPG ne

حیاء و بے وفائی میں کوئی کیسے کہاں پہنچے
خدا کے خاص بندوں کے چلن میلے نہیں ہوتے

دنیاوی جا پرستی میں عجب ہی خر مستی ہے
لگی والے فقیروں کے لگن میلے نہیں ہوتے

عزت، پارسائی میں وہ کیا ہی شان رکھتے ہیں
کسی بھی حال میں اُن کے ملن میلے نہیں ہوتے

نبی a کے پاک لنگر پہ جو پلتے ہیں سدا لوگو!
فقر کے جام پینے سے دَہن میلے نہیں ہوتے

خدا و مصطفیٰ a کے عشق میں جو مر کے جیتے ہیں
وہ زندہ ہیں مزاروں میں اور تن میلے نہیں ہوتے

مریدِ باوفا کے باغ بھی دیکھو سلامت ہیں
مرشدؒ جن کے مالی ہیں چمن میلے نہیں ہوتے

سدا جو حُبِّ مرشدؒ میں سالکؔ مست رہتے ہیں
نگاہِ پیرِ کامل ہو تو من میلے نہیں ہوتے

❀❀❀

go dar ul uloom.JPG ne

﴿پھر زیارت کا کتنا سُرور آئے گا﴾

سامنے ہو اگر رُخِ خیرالوریٰ a، پھر زیارت کا کتنا سرور آئے گا
ہو جو پیش نظر سورۂ والضحیٰ، پھر تلاوت کا کتنا سرور آئے گا

سجدۂ عشق ہو تو عبادت بنے، ہو اَدائے نبی a تو اطاعت بنے
کعبہ ہو سامنے دل ہو پیش خدا، پھر عبادت کا کتنا سرور آئے گا

پڑھنے والوں کا ہو جب یہ زادِ راہ، دل میں عشقِ نبی a اور رب کی رِضا
سجی چہرے پہ ہو سنتِ مصطفیٰ a، پھر سماعت کا کتنا سُرور آئے گا

جب دَمِ واپسی ہو بحرِ خدا، ہو کرم مجھ پہ آقا a بوصیریؒ جیسا
ہو میرے رُوبرو رُوئے بدرالدُّجیٰ a، پھر تو رِحلت کا کتنا سرور آئے گا

دُرود پڑھنے پڑھانے کی عادت بنی اور نعت سننے سنانے سے قربت ملی
آئیں گے جب قبر میں حبیبِ خدا a، پھر یہ عادت کا کتنا سرور آئے گا

اُن a کی آمد پہ رحمت برسنے لگی، قبر میری بھی جنت ہے بننے لگی
گِر کے قدموں میں کہہ دوں مرحبا مرحبا، پھر شفاعت کا کتنا سرور آئے گا

بوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ، جن کی سنگت میں ہوں گے سارے ولی
چلیں یومِ حشر سُوئے شافعِ جزا، پھر رَفاقت کا کتنا سرور آئے گا

حق ھو کی صدائیں لگاتے چلو، راہِ سنت پہ سب کو چلاتے چلو
گر یہ سالکؔ صدیقی ملے مدّعا، پھر تو خدمت کا کتنا سرور آئے گا

❁❁❁

go dar urdubook.JPG

﴿غریباں دے محلّے﴾

کدی آؤ غریباں دے محلّے یا رسول اللہ a
گزر جاؤنڑ اِنہاں دے دن سوَلّے یا رسول اللہ a
أغثنی یا رسول اللہ a أغثنی یا رسول اللہ a

dar ul uloom.JPG

بھرے دامن گناہواں تھیں تے جھولی عملوں خالی
تے بخشش لئی تیرے بوہے تے کُھلے یا رسول اللہ a

اندھیری دل دیاں گلیاں سدا پرُنور ہو جاؤنڑ
وِچھائے نیں تیرے دَر تے مُصَلّے یا رسول اللہ a

اُنہاں دے دیں سلامت نیں تے نالے با کرامت نیں
جیڑے تیرے ای ٹکڑے کھا کے پَلّے یا رسول اللہ a

نزع دے ویلے جے آقا a تساں دی دید ہو جاوے
قبر اندر وی ہو جاؤنڑ گے بَھلّے یا رسول اللہ a

دُنیا دے طوفاناں وِچ قسم رب دی اوہ نئیں ڈُبدے
جیڑے تیرے سہارے تے چلے یا رسول اللہ a

ابو ایوب دے وانگوں سجے گلّی غریباں دی
کدی آوَ غریباں دے محلّے یا رسول اللہ a

مرشدؒ سوہنڑیں دَسیا اے صدا سالکؔ ایہو کہنڑاں
وِچھائے نیں تیرے در تے پلّے یا رسول اللہ a

go dar ul uloom.JPG nc

❁❁❁

آئے محمد a رحمت والے

dar ul uloom.JPG

آئے محمد a رحمت والے
صلّ اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں میں جن کے اُجالے
صلّ اللہ علیہ وسلم
کون محمد a؟ رب کے پیارے کون محمد a؟ سب کے سہارے
آئے محمد a برکت والے
صلّ اللہ علیہ وسلم

انبیاء جتنے دنیا میں آئے
شان میں جن کی خطبے سنائے
انجیل، قرآن، زُبور اٹھا لے
صلّ اللہ علیہ وسلم

آتے ہی سجدے میں عرض گزاری
بخش دے مولا امت ساری
کر دے امت میرے حوالے
صلّ اللہ علیہ وسلم

آمنہؓ بی بی کے راج دُلارے
فرش پہ آئے عرش کے تارے
یٰس و طٰہٰ اوڑھے دوشالے
صلّ اللہ علیہ وسلم

سعدیہؓ کے گھر خوشحالی آئی
جہاں سے گزرے ہریالی آئی
حلیمہؓ کے سب بچے پالے
صلّ اللہ علیہ وسلم

قبر و حشر میں ہو گی دوہائی
تیرا خدا ہے تیری خدائی
آقا a ہمارے آ کے بچا لے
صلّ اللہ علیہ وسلم

پیاری صورت اَحسن و اَجمل
سیرت جن کی اعلیٰ و اَکمل

اُمّتی اب سیرت اَپنا لے
صلّ اللہ علیہ وسلم

جشن میلاد کی دُھوم مچی ہے
قلب و نظر میں ذاتِ نبی a ہے
جھوم رہے ایمان والے
ul uloom.JPG
صلّ اللہ علیہ وسلم

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰـکَ الۡکَوۡثَرَ
سب کے داتا سب کے رَہبر
سالک صدیقی جھولی پھیلا لے
صلّ اللہ علیہ وسلم

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG ne

رات معراج دی

سبحان اللہ u سبحان اللہ u، سبحان اللہ u سبحان اللہ u

معراج دی راتیں رب سوہنے، محبوب a نوں عرش بلایا اے
لا مکاں تے صَد کے سوہنے نوں، اپنڑاں آپ وکھایا اے

برّاق، پوشاک تے آبِ کوثر، جبریلؑ لے کے آئے سَن
عرشاں دے راہی نوں آ کے، عرشاں دا دُولھا بنڑایا اے

قدرت دے مظہر پاک نبی a، جدوں چلے اَسماناں دے دورے تے
سبحان نے لا مکاں تیکر، اِک پَل وچ سفر کرایا اے

آدمؑ تھیں لے کے عیسیٰؑ تلک، سب نبیاں دے شان اُچیرے نیں
دیداں دا سہرا سِر سوہنے، رب آپ بلا کے سجایا اے

عجز عبادت دے بدلے، جدوں خاص سلام عطا کیتے
السّلام علینا دے پردے وِچ، اَساں عاصیاں نوں چھپایا اے

صفتاں دا مظہر بنڑ کے نبی a، اَنوار دے پردے پار کیتے
مکّے وچ آ کے غلاماں نوں، دیدار دا مُژدہ سنایا اے

go dar ul uloom.JPG nc

سبحان اللہ u سبحان اللہ u ، سبحان اللہ u سبحان اللہ u

بے اَدباں دے شور شرابے وِچ، صَدَّقْتَ دے نعرے لاوَنڑ والے
سالکؔ صدیقی یار سوہنے، صدیقؓ دا رتبہ پایا اے

❁❁❁

﴿محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے﴾

دِل کو سنبھالو نظریں اٹھاؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے
اَشکوں سے اپنی پلکیں سجاؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

اُحد و بقیع سب باغ باغیچے
صحنِ حرم کے ہیں کھلے دریچے
مشامِ دل و جاں مہکاتے آؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

یہ گلیاں محلّے ہیں بازار اُن کے
ہیں شجر و حجر میں بھی مہکار اُن کے
سلاموں دُرودوں کی مالا بناؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

وہ دیکھو منارے ہیں پیارے پیارے
عروجِ محبت کے ہیں یہ نظارے
اُٹھی نظر کو ذرا سا جھکاؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

dar ul uloom.JPG

وہ گنبدِ خضریٰ سنہری وہ جالی
جہاں جلوہ فرما ہیں اُمت کے والی
قدموں میں جا کے آنسو بہاؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

ظلم اپنی جانوں پہ اے کرنے والو!
اُن ہی کے وسیلے سے رب کو منا لو
عرض عریضے رو رو سناؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

اللہ نے تجھ پہ ہے کرم کمایا
مرشدؒ کے سنگ تُو مدینے میں آیا
سالکؔ صدیقی خوشیاں مناؤ
محمد a کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

dar ul uloom.JPG

مدینہ نبی a کا قریب آ گیا ہے

مدینہ نبی a کا قریب آ گیا ہے
بلندی پہ دیکھو نصیب آ گیا ہے
بھیجو غلامو سلاموں کے تحفے
کہ نزدیک کوئے حبیب a آ گیا ہے
نبیوں کو بھی جس نے خطبے سنائے
وہ منبر وہ مسجد خطیب آ گیا ہے
جو رب کے خزانوں کے قاسم ہیں لوگو
وہ محبوب حق وہ حبیب a آ گیا ہے
جہاں جلوہ فرما ہیں دو عالم کے آقا a
وہ روضہ انور قریب آ گیا ہے
بے اَدبی کے جملے جو بولے یہاں بھی
یہ لگتا ہے بندہ عجیب آ گیا ہے
مدینہ نبی a کا قریب آ گیا ہے
بلندی پہ دیکھو نصیب آ گیا ہے

نئے روح و دل جہاں ملتے ہیں سالکؔ
وہ دارالشفاء وہ طبیب آ گیا ہے

❁❁❁

go dar ul uloom.JPG no

﴾بہار آپ a سے ہے﴿

حضور a میری تو ساری بہار آپ a سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ a سے ہے

حسنینؓ جان آپ a کی تو پارہ بتولؓ ہیں
مولا علیؓ حیدرِ کرار آپ a سے ہے

صدیقؓ و عمرؓ تو اب بھی روضے میں ساتھ ہیں
محبت کا یہ صلہ و پیار آپ a سے ہے

جتنے بھی آستاں ہیں روئے زمین پر
اُن سب میں ہر اک فیض بار آپ a سے ہے

مرشدؒ سے میری نسبت پھر مرشدؒ کی مرشدؒ سے
چلتا ہے سلسلے کا یہ ہار آپ a سے ہے

کہاں وہ تیرا وطن اور کہاں یہ خورد پٹن
یہ حاضری کا شرف بار بار آپ a سے ہے

جن کے وجود مطلعِ انوار ہی رہے
جماعتِ صوفیاء پہ نکھار آپ a سے ہے

go dar ul uloom.JPG nc

گناہ پہ رہتے ہیں پردے تو نیکیوں میں ہو شہرت
قسم خدا کی یہ سالکؔ وقار آپ a سے ہے

❀❀❀

dar ul uloom.JPG

طیبہ کی محبت

دِل میں طیبہ کی محبت جو بسائے ہوئے ہیں
وہ ہی تو ہیں جنہیں سرکار a بلائے ہوئے ہیں

شجر و حجر بھی یہاں لگتے ہیں نکھرے نکھرے
بحرِ اَنوار میں ذرّے بھی نہائے ہوئے ہیں

بارِ عصیاں سے دَبے جاتے ہیں آنے والے
شرم کے مارے وہ نگاہیں جھکائے ہوئے ہیں

مایوس ہونا نہ تم بھی وہ نوازیں گے ضرور
ہمارے جیسے بھی سرکار a نبھائے ہوئے ہیں

جو بھی گرتے ہیں یہاں آ کے دَرِ زہرؓا پر
سچ تو یہ ہے کہ اُنہیں سرکار a اٹھائے ہوئے ہیں

نام شیخینؓ کا سن کر تُو جلے شام و سحر
وہ تو قدموں میں اُنہیں اب بھی سُلائے ہوئے ہیں

ہیں وہ پوشیدہ میرے دِل میں جو رازِ دُروں
go dar ul uloom.JPG
پیر کاملؒ نے مدینے میں سنائے ہوئے ہیں

بابِ جبریلؑ بتاتا ہے کہ جبریل امینؑ
بہرِ دیدار کئی بار یہاں آئے ہوئے ہیں

رُوح و دِل بھی نئے دیتے ہیں سرکارِ مدینہ a
مجھ سے عاصی بھی یہی آس لگائے ہوئے ہیں

درِ سرکار a سے ملتی ہے دو جہاں کی دولت
جھولی آ کے سبھی اپنی پھیلائے ہوئے ہیں

یہ بھی طیبہ کی فضاؤں کا اَثر ہے سالکؔ
ہم جو لہجہ نصیریؒ اپنائے ہوئے ہیں

go dar ul uloom.JPG ne

دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

آقا a آ جایئے مولا a آ جایئے
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

عمر بیت گئی اب ہے تھوڑا سفر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے
تیری جانب ہی رہتی ہے اپنی نظر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

بڑی مدّت سے آس لگائے ہوئے
اور دُرودوں کی مالا سجائے ہوئے
کب ہو گا چراغاں غلاموں کے گھر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

تیری یادوں نے دل میں سویرے کیے

اور تیری گلیوں میں کچھ دن بسیرے ہوئے
اب بھی ہیں سامنے تیرے دیوار و دَر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

جوشِ طوفاں میں بے سہارے ہیں جو
بحر عصیاں میں ڈوبے بیچارے ہیں جو
gazdar ululoom.JPG
بہر حسنینؓ لینے اُن کی خبر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

حسنِ اَزَلی کے جلوے سمائے ہوئے
ہیں مزمّل کے پردے بھی چھائے ہوئے
چہرۂ مصطفیٰ a رشکِ شمس و قمر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

درِ دولت سے چلتی ہوائیں ہیں جب
اجڑے دل آ کے عرش بناتی ہیں کب
قولِ مرشدؒ وہ ہوتا ہے پچھلا پہر
دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

ہے یہ پہنے کفن سالکؔ خاموش ہے
اور دیکھنے تیرے جلوے وہ پرُ جوش ہے
بنے فردوس اب تو اس کی قبر

دونوں عالم کے سرکار a آ جایئے

❁❁❁

آج کی رات

to dar ul uloom.JPG

رحمتیں رب کی نازل ہیں ہونے لگیں
سب پہ فضل خدا آج کی رات ہے
داغِ عصیاں بھی دامن سے دُھلنے لگے
بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے

آسماں سے فرشتے ہیں آئے ہوئے
اَبرِ رحمت ہیں ہر سُو چھائے ہوئے
اہلِ ایماں بھی محفل سجائے ہوئے
لب پہ صلّ علیٰ آج کی رات ہے

لوٹ آؤ سبھی ہے کھلی بارگاہ
بخش دوں گا میں جتنے ہوں گے گناہ
دَم بدم لا مکاں سے ہے آتی صدا
ہے سراپا عطا آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو اُن کا دَر مانگ لو
ہو سکے تو مدینے میں گھر مانگ لو
لے کے اُن کا وسیلہ اگر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

go dar ul uloom.JPG

مانگ لو اپنے رب سے تم اہل خطا
ہو وقتِ نزع دید خیرالوریٰ a
ملے قبر و حشر میں بھی اُن کی پناہ
رحمتِ مصطفیٰ a آج کی رات ہے

نورِ قرآں سے پُرنور سینہ بنے
نورِ عرفاں سے سینہ مدینہ بنے
اُن کی اُلفت میں مرنا بھی جینا بنے
فضلِ ربّ العلیٰ آج کی رات ہے

بہ طفیل نبی a کر کرم اے خدا
ہے بندۂ عاصی بھی سالکؔ تیرا
فیضِ مرشد سے روشن ہو سینہ میرا
بس یہی التجا آج کی رات ہے

❀❀❀

مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو!

dar ul uloom.JPG

مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

سوہنے نیں جتھے سی تلیاں نیں لایاں
رحمت نیں اوتھے جھگیاں نیں پایاں
مدینے دی ساری بہاراں توں صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

جتھاں بوسے مدنی دے قدماں دے لئے نیں
اوہ ذرّے وی رَشکِ قمر بنڑ گئے نیں
او ٹبّے محلّے تے غاراں تو صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

دیداں دے شربت جو پی پی کے سُتّے

او لیٹے زمیں تے پر عرشاں توں اُچّے
اُنھاں دے ڈگیاں مزاراں توں صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

بوہے نبی a تے جو لُک لُک کے روندے
dar ul uloom.JPG
سوہنے دی لئی او وی موتی پروندے
دُکھیے لاچار بیماراں توں صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

دھیمے تے مٹھے دُروداں دے لہجے
ہر دَم عاشق کہندے ای رہندے
عرض عریضے پکاراں توں صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

دل دی طہارت دے سامان اوتھے
ایمان آکھے میری جان اوتھے
عرشی وی جاندے نیں سرکاراں تو صدقے
مدینہ مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

مرشدؒ نیں بے حد سی کرم کمائے
نال اپڑیں تینوں مدینے لے آئے
سالکؔ میں سوہنے دے پیاراں تو صدقے
مدینہ مدینہ اے لوگو
ایہہ بخشش تھیں بھریا سفینہ اے لوگو

go dar ul uloom.JPG

❀❀❀

go dar ul uloom.JPG

﴿میں مدینے چلا﴾

میں مدینے چلا میں مدینے چلا
پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا

بارِ عصیاں سے لِتھڑا ہے میرا بدن
کہاں خورد پٹن کہاں اُن کا وطن
کیسے ممکن ہوا میں مدینے چلا

ہیں وہ محبوبِ کُل ہیں وہ مقصودِ کُل
فضلِ ربّ العلیٰ ہیں وہ مشہودِ کُل
بن کے اُن کا گدا میں مدینے چلا

درِ مولیٰ پہ عرضی سناؤں گا میں
نام حسنینؓ کی بھیک پاؤں گا میں
بخشوانے خطا میں مدینے چلا

رُوح و دِل کی طہارت کے ساماں یہاں
دولتِ دو جہاں بھی ملے گی وہاں
ہو گی اُن کی عطا میں مدینے چلا

go dar ul uloom.JPG

کیا مبارک تھیں گھڑیاں وہ دن تھے بھلے
صحبتِ مرشدی میں مدینے چلے
ہیں وہ ہی مقتدیٰ میں مدینے چلا

سالکؔ بے نوا کہاں وہ بارگاہ
رشک عرشِ بریں ہے یہی جلوہ گاہ
دینے دَر پہ صدا میں مدینے چلا

dar ul uloom.JPG

طیبہ کی بہار

اِک وقت گزار آئے طیبہ کی بہاروں میں
دل روح بھی بسا آئے طیبہ کی بہاروں میں
عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ a گزرے تھے
ہے اب بھی مہک باقی طیبہ کے بازاروں میں
نظر والوں کی اٹھے نظر حرمین میں جس جانب
پاتے ہیں موجود اُن a کو سب نوری نظاروں میں
جس راہ پہ چلے آقا a اور جس جاہ پہ وہ جا a بیٹھے
عشّاق اب روتے ہیں جا جا اُن غاروں میں
حُبِّ نبی a میں جو جاں سے گزرتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں
اب تیرے عروج کی بھی اک خاص بشارت ہے
مسجد نبوی کے اُن اونچے میناروں میں
کیا خوب فضائیں تھیں مرشدؒ کی عطائیں تھیں
سالکؔ ساتھ چلا اُن کے اِن راہ گزاروں میں

❀❀❀

مقبول صدا کرنا

اے سبز گنبد والے a مقبول صدا کرنا
go dar ul uloom.JPG nc
مانگت ہوں تیرے دَر کا دن حشر بھرم رکھنا

ہے حسنِ الٰہی کا مظہر ہے تیری صورت
اللہ u نے بنائی ہے بے مثل تیری صورت
اُس چہرۂ انور کا دیدار عطا کرنا

ویسے تو وہاں ہی سے آپ کرم کما جاؤ
مازون من اللہ ہو جہاں چاہو تم آؤ
ہو وقت نزع جس دم بگڑی بھی بنا دینا

نسبت میں صدیقی ہوں پنجتن کا ہوں دیوانہ
آباد خدا رکھے ساقی تیرا مے خانہ
روح زندہ رہے جس سے وہ جام پلا جانا
مانگت ہوں تیرے در کا دن حشر بھرم رکھنا

اُس قبر اندھیری میں کیا حال میرا ہو گا
جب دید تیری ہو گی اور سوال تیرا ہو گا
روشن میری تربت کو محبوبِ خدا رکھنا
مانگت ہوں تیرے در کا دن حشر بھرم رکھنا

سالکؔ نے تیرے در پر وہ دن جو گزارے تھے
go dar ul uloom.JPG ne
مرشد کی معیّت تھی کیا وارے نیارے تھے
ویسے نہ سہی آقا a خواب ایسا دکھا جانا
مانگت ہوں تیرے دَر کا دن حشر بھرم رکھنا

❁❁❁

میرے سرکار a آئے ہیں

مرے سرکار a آئے ہیں مرے سرکار a آئے ہیں
dar ul uloom.JPG
وہ دیکھو نور برساتے نبی مختار a آئے ہیں

خزانے دینے رحمت کے مرے سرکار a آئے ہیں
مرے سرکار آئے ہیں مرے سرکار a آئے ہیں

کفر کافور ہو جن سے سینہ پرُنور ہو جن سے
باطن جن سے ہو روشن یہ وہ انوار لائے ہیں
مرے سرکار a آئے ہیں مرے سرکار a آئے ہیں

ملی راحت یتیموں کو غلاموں کو بھی چین آیا
مٹانے غم زمانے کے نبی غمخوار a آئے ہیں
مرے سرکار a آئے ہیں مرے سرکار a آئے ہیں

یہ بولی آمنہؓ بی بی مٹے گی بے بسی تیری
حلیمہؓ گود میں لے لے مرے دلدار آئے ہیں